لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ

علمبردار حمایت مذہب

REG No A 15…

دورِ جدید

مجلہ علمیہ

سہیلِ یمن

مدیرِ خاص

ابو البرکۃ مولوی سید ظفر مہدی گہر نصیر آبادی الجائسی

قال رسول اللہؐ

یا علی لا یبغضک مومن ولا یحبک منافق

یا علی تم سے کوئی مومن بغض نہ رکھیگا اور کوئی منافق محبت نہ کریگا

سہیل یمن

ہر ماہ عربی کے پہلے ہفتہ میں وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ سے شائع ہوتا ہے

قیمت سالانہ ہندوستان میں تین روپیہ چار آنے مع محصول ہندوستان سے باہر [illegible]

محبت شہ مردان مجو ز بے پدرے — کہ دست غیر گرفت است پائے مادر او

جلد ۲ ماہ ذی القعدہ سنہ ۱۳۴۵ھ مئی سنہ ۱۹۲۷ء نمبر ۲

نمبر	مضامین	مضمون نگار	صفحہ
۱	نثورۃ الدر	مدیر خاص	۲-۴
۲	بیان واقع	منقول از رقعہ مجلس امام	۵-۲۲
۳	ایک سوال	جناب مولوی حسین صاحب نقوی النصیر آبادی	۲۳-۲۴
۴	خدائی تعلیم	مدیر خاص	۲۵-۴۴

قواعد سہیل یمن

١ یہ رسالہ ہر ماہ عربی کے پہلے ہفتہ میں شایع ہوگا

٢ سہیل کی ضخامت فی الحال ۴۰ صفحات سے کم نہوگی

٣ سہیل جملہ خریداران کے نام بذریعہ ڈاک روانہ ہوگا

۴ اگر خریدار کے پاس کسی وجہ سے نہ پہونچ سکے تو ۲۰ ماہ عربی تک دفتر میں اطلاع پہونچنے پر دوبارہ روانہ کیا جا سکتا ہی اسکے بعد ۴ کا ٹکٹ وصول ہونے پر بھیجا جایگا۔

۵ سہیل کی سالانہ قیمت فی الحال ۳ ہے اور ششماہی ١۲ ہوگی

٦ جملہ مراسلات و ارسال زر و خط و کتابت بنام ابو البراعة مولوی سید ظفر مہدی گہر مدیر خاص و ناشر سہیل یمن وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ ہونا چاہئے۔

۷ مضمون نگار حضرات کے مضامین اگر حسب منشا سہیل یمن سے متجاوز نہ ہونگے اور معیار علم پر ٹھیک اترینگے تو بصد امتنان شایع کیے جائینگے۔

٨ سہیل کو چونکہ آیندہ اپنے کام میں جو دینی حمایت اور مذہبی دفاع پر منحصر ہے توسیع پیدا کرنا ہے لہذا وہ بغیر استعانت حاضر خدمت نہوگا۔

۹ نمونہ کا پرچہ ۴ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائے گا۔ مفت حاضر خدمت نہوگا۔

١٠ خریداروں سے عرض ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نا ممکن ہے

١١ جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

اغراض و مقاصد سہیل یمن

١ ہندوستان کے بہترین اہل قلم کے علمی مضامین کی اشاعت۔

٢ معاندین اسلام خصوصاً مخالفین مذہب شیعہ کے بیجا اعتراضات اور حملوں کا دفاع۔

٣ حقیقی اخلاق اسلامی کا نشر۔

۴ علمی قومی اور مذہبی اور ان ملکی معاملات پر جو مذہب سے متعلق ہونگے تبصرہ و نقد۔

۵ حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام کے علوم و سوانح کا نشر۔

مشتہرین

اس کثیر الاشاعة رسالہ میں اشتہار بھیجتے وقت ذیل کا نرخنامہ ضرور ملاحظہ فرمالین

تعداد طبع	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ربع صفحہ
ایک سال کیلئے	للعہ	صعہ	عہ
چھہ ماہ کیلئے	عہ	عہ	معہ
تین ماہ کیلئے	عہ	سہ	للعہ
ایک ماہ کیلئے	صہ	سہ	عہ

کوئی صاحب کمی اجرت کی خواہش نہ فرمائیں رعایت کی گنجائش نہیں۔ ٹائٹل پیج کے صفحات کا نرخ اسکے علاوہ ہے جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ اجرت بہر حال پیشگی آنا چاہیے۔

منثورۃ الدرر

در گلہ ہائے دوستان ہست حلاوتے بسے — گر گلہ نشنوی زکس، خود گلہ کن از کسے

دعا کا باب اجابت سے پلٹنا اور آہ کا نارسا ہونا سنتا تھا مگر سہیل کی وی پی کی واپسی خصوصًا ان دروازوں سے جہاں وہ ناخواندہ مہمان بنکر نہین بلکہ بلایا ہوا گیا تھا، ایک حد تک تعجب خیز ضرور ہے اور دامن کرم پر ایک نمایان دھبہ، مگر اس بازگشت سے نہ سہیل کے ابرو پر گرہ ہے، نہ تیور پر بل اور نہ اُنکی جبین تابان پر کوئی شکن، بلکہ وہ اس رجعت سے ویسے ہی خوش ہے جیسے کوئی مسافر فضاے وطن مین پہونچکر شادان نظر آتا ہے۔ ہان اگر کوئی شکوہ ہے بھی تو اتنا کہ جب اس نے دور اول کی قسط آخر مین اپنے حاضری کی اطلاع دیدی تھی اور اُن افراد سے عرض کی تھی کہ نامنظوری کی اطلاع پر جسارت تقدیم نہ کریگا تو انکا اخلاقی فریضہ تھا کہ وہ اطلاع عدم خریداری دیتے یا جب وہ حاضر ہوا تھا تو اسکا خیر مقدم کرتے۔ مگر خدا اُس اقتصاد کا بھلا کرے جو اپنے کمترین نفع کے سامنے دوسرون کے عظیم نقصان کیلیے دست بدعا رہتا ہے اور دوسرون کی وسعت اخلاق کے مقابل مین اپنے تغافل و بےحسی سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ بہرحال ہم اُن افراد کے شکر گزار ہین جنھون نے دور اول ہی مین ہمین اپنے احساس مذہبی کا ثبوت دیا، اور ہمارے اُس بنیاد خیالی کو، جو انظار اولین مین ایسے خریدارون کی تدین پر مبنی تھی، استحکم نہین ہونے دیا۔

مگر پھر کہونگا کہ اسمین ان افراد کا کیا قصور:-

ہان وہ نہین دنیا پرست جاؤ وہ بے وفا سہی — جسکو ہو دین و دل عزیز اسکی گلی مین جائے کیون

چہین جبین نگار

ہم سے نگار سے تعارف تھا اور آج کا نہین بلکہ اسوقت کا جب کہ نہ ردے نگار پر کوئی نقش ابھرا تھا نہ دنیاوی ظلمتکدہ مین سہیل کی کوئی شعاع تھی، یہ تعارف "یادش بخیر" گزشتہ ماہ فروری تک برقرار رہا مگر نگار کے ایک عیسوی مضمون پر سہیل کی چھوٹ پڑی تھی کہ تمام رشتے منقطع نظر آنے لگے حتی کہ "نگار" کا آنا بند ہوگیا۔ جو کہتا ہون یہ حسن طلب نہین کیونکہ وہ ہمارے مفید مطلب نہ تھا، بلکہ عرض حال ہے کہ علمی جنگ کا اثر تعارف پر کیون پڑے

یا قلمی لڑائیوں کے نقوش ذاتی تعلقات پر کیوں افسوں فراق پڑھیں - مگر خفگی اور وہ بھی نگار کی جو باوجود طلب بھی بہر طرف نہو سکی ایہ ہے نام کا اثر اور یہ ہیں خودداری کی ادائیں - اب نہ سہیل کی خیرہ کن شعاعیں نگار پر پڑینگی اور نہ اسکے پندار لیاقت کو صدمہ پہونچیگا کیونکہ مبادلہ بند ہے -

" خلالک الجو فبیضی واصفری" -

ہدیہ امتنان سہیل جناب حسین مرزا صاحب آرٹسٹ کا ممنون ہے کہ اسکے سرورق پر آپ ہی کے احساس مذہبی نے سال گذشتہ بھی نقاشی کی تھی اور ابکی بھی اور غالبا نقش ثانی نقش اول سے بہتر ہے اور کیوں نہو " نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول" -

غدیر نمبر میں بھی آپ ہی کے قلم کی باریکیاں تھیں جس کو سہیل کے خریداروں نے بنظر استحسان دیکھا، خدا ممدوح کو اجر دے کہ آپ ہمیشہ مذہبی کاموں میں بغیر کسی معاوضہ کے حصہ لیتے ہیں -

دروغگو را حافظہ نباشد شعبان کے مہینہ میں دفتر النجم سے ہمیں ایک خط ملا تھا جسکو ہم سہیل میں نقل کرتے ہیں تاکہ دنیا دیکھے کہ فریب کار النجم کتنا دروغگوئی کا عادی ہے اور حق باطل سے ممتاز نظر آئے -

" دفتر النجم" لکھنؤ ۱۲ر فروری ۱۹۲۶ء

مکرمی اڈیٹر صاحب

سہیل ۱ ابتک دفتر میں نہیں آیا - کیا سبب ہے - اگر ڈاک سے ضایع ہو گیا تو دوبارہ جلد از جلد بھیجکر شکریہ کا موقع بخشیں " فقط " منیجر النجم"

یہ خط ہمیں ۱۲ر فروری کو ملا جو دفتر میں ابتک محفوظ ہے اور ڈیلوری کے مہر بھی نمایاں ہے جس پر ۱۲ر فروری لکھا ہوا ہے اگر کوئی صاحب تحقیق کرنا چاہیں تو بوقت ضرورت پیش کیا جا سکتا ہے - اس خط سے یہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ سہیل ۱ تک پہونچا اور ۱ اگرچہ بھیجا گیا تھا مگر یا تو ڈاک سے ضایع ہوا جیسا کہ النجم کا خود خیال ہے، اور یا کذب صریح سے مصلحتاً کام لیا گیا، بہر حال پھر دوبارہ ۱ بھیجا گیا جو دفتر النجم میں پہونچا - اب اس خط کے دیکھنے کے بعد ذرا النجم ابف

ماہ شعبان و رمضان ملاحظہ ہو جس کو آئے ہوئے ایک مہینہ گزرا اور ابتک پھر کوئی رسالہ ہمارے دفتر مین نہین آیا۔ اس رسالہ مذکور مین النجم لکھتا ہے جس کا ملخص درج ذیل ہے۔

"افسوس ہے کہ سہیل باوجود طلب نہین آتا مگر ابتدائی چند پرچے ملتے جس کا زلزلہ انگیز جواب دیا گیا وغیرہ وغیرہ"

اب ناظرین خود فیصلہ کرلین کہ یا تو علما کی طلب مین خط بھیجا تھا جس سے معلوم ہوا کہ اور نمبر پہونچے ورنہ اسی خط مین اور نمبرون کا بھی تذکرہ کرتے اور یا سوا چند پرچون کے سب سے انکار کردیا گیا۔ جب واقعات سے انکار کرنے مین یہ بلکہ بہم پہونچا ہو اور تابعین کی یہ حالت ہو تو اگر متبوع نے نبوت کا انکار کبھی کردیا ہو تو جائے تعجب نہین، یہ ہے مشتے از خروارے اب اسی سے النجم کے مطالب کو بھی پرکھ لیجیے۔

"قیاس کن زگلستان من بہار مرا"

بچاؤ کی صورت اچھی نکالی کو وہ احد کی چوٹی نہ سہی کذب صریح کی گھاٹی سہی۔

معذرت شوال کی طرح ذیقعدہ کا رسالہ بھی اپنے وقت معین سے تین چار روز بعد حاضر خدمت ہوتا ہے، شوال مین زرا عانت کا انتظار تھا کہ وی پی اور منی آرڈر مین تصادم نہو اور ابکی یہ خیال ہے کہ بعض وی پی جو ہنوز وصول نہین ہوے وصول ہو جائین تاکہ وہ لوگ جو کسی وجہ سے خریدار رہنا نہین چاہتے ان تک سہیل پہونچکے باعث زحمت نہو۔ لہذا اس تاخیر کا معافی خواہ ہون آپ بھی یہ سمجھ کے معاف کیجیے کہ:۔

"ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا"

ہمارے معزز کرمفرما جناب سید محمد رفیع صاحب کاظمی "کاظمی منزل بلرام پور" کو مولوی مقبول احمد صاحب مرحوم کے مترجم قرآن کی شدید ضرورت ہے اگر کوئی صاحب ایثار کرسکتے ہون تو ممدوح ہر معاوضہ کیلیے تیار ہین ممدوح سے خط و کتابت اس معاملہ مین کی جاے۔ من سلوی محمد حیدری شاہی بھی مطلوب ہو

بیان واقع

ذیل کا موثر اور نتیجہ خیز مضمون جو اپنی تاریخی حیثیت کو مد نظر رکھتے ہوئے تعصب اور اسکے جذبات سے بالکل پاک ہے اور جو رسالہ "رقعہ مجلس امام" لکھنؤ کا سرنامہ بن چکا ہے ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں تاکہ حق و باطل میں ایک امتیاز تام نظر آئے شاید دنیاے باطل پرست کوئی سبق اس سے حاصل کرسکے۔

مدیر

(از خامۂ مبارک شمس العلماء جناب مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی)

کاروان رفت بہ بیدینی و دنیاطلبی   تاکنون آتش آن پاے مسافر سوزد

یہ معمولی کہانیاں نہیں جو ہم نے ماننے والوں کے زبانی کہہ سنائیں بلکہ یہ وہی عبرتناک قصے ہیں جو اہل عقل کے لئے بہت سی مشکلیں حل کردیتے ہیں اور بطلان مذہب یا حقیت مسلک سے حقیقت پوش پردے ہٹا دینے کے ذمہ دار ہیں۔ زور حق بھی کیا چیز ہے جو باطل کے قدم کو جمنے نہیں دیتا یہ قدرت حق دیکھو کہ معٰویہ کے ہزاروں دینار و درہم اگرچہ حدیثوں کے وضع کرنے میں صرف ہوئے لیکن وہ اس بات کو ہرگز بھی نہ چھپا سکے کہ یہ وضعی حدیثیں معٰویہ کے کہنے سے بنائی گئیں اس پردے کے چاک کرنے کے لئے خدا نے ملت اسلامی کو ایک پیسہ بھی صرف کرنیکی ضرورت نہوئی بلکہ وہ جامۂ کتان کی طرح قمر تحقیق کے سامنے تار تار ہوگیا۔ اگر غور کرو تو تمھیں معلوم ہوجائیگا کہ ابوالحسن مدائنی سے لکھوا دینے والی شے انعام واکرام نہ تھا بلکہ وہ زور حق تھا جسکو بغیر ظاہر کیے ہوئے دل صبر نہ کرسکا۔

یہ بات واضح ہے کہ خدا و رسول کے احکام و اقوال کے بدل دینے میں یا ذات مبارک جناب باری اور جناب رسالتمآب پر افترا کرنے میں ذرہ برابر نہ معٰویہ کو باک تھا اور نہ اس کے اتباع کو اسکی پروا تھی اور کسقدر زمانہ متدینین اہل اسلام سے صاف ہوگیا تھا کہ طمع مال و زر سے تعمیل حکم معٰویہ فوراً کی جاتی تھی چاہے قرآن محو ہوجائے یا حدیث رسول۔

پھر اب اصحاب کو جیسا تجھیں تاریخ ہم سے کچھ اور کہتی ہے

دنیا ہم سے کچھ اور کہتی ہے واقعات کو دیکھتے ہوئے اس بات مین ذرہ برابر شک نہین رہتا کہ محبت دین و اصحاب ایک مقام پر جمع نہین ہوسکتی۔

تنبیہ

اصحاب کا لفظ مین نے اسلیے لکھا کہ زبان قوم پر یہی لفظ ہے اور اس سے مراد اُن کے وہی اصحاب ہین جنکی جلالت کے سکے اُن کے دلون پر بیٹھے ہوے ہین مگر اسکی کوئی وجہ اب تک سوائے دنیا طلبی سمجھ مین نہین آئی وہ صحبت نبیؐ جسکا حاصل اُن اوصاف فاضلہ سے متصف ہونا ہے جو دربار رسالتمآبؐ مین دیدۂ حق بین کو نظر آتے تھے اور اُن دینی افاضات سے متاثر ہونا جو سماع و استماع وحی و تنزیل سے قلب ذی ہوش پر برابر فائض ہوا کرتے تھے۔ یہ بیشک جسکو میسر ہو جائے وہ حضرور مالک فضیلت ہوسکتا ہے لیکن جو صحابی کی تعریف کی گئی ہے وہ تو اور ہی چیز ہے صحیح ترین تعریف صحابی وہ ہے جو اسی اعتراف کے ساتھ کتاب اصابہ مین درج ہے اور اُسکے الفاظ یہ ہین۔ ان الصحابی من لقی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مومنا بہ و مات علی الاسلام فیدخل فیمن لقیہ من طالت مجالستہ لہ او قصرت و من روی عنہ او لم یرو و من غزا معہ او لم یغز و من راٰہ رؤیۃ و لو لم یجالسہ و من لم یرہ لعارض کالعمی۔ یعنی صحابی وہ ہے جسنے مومن ہونے کی حالت مین پیغمبرؐ سے ملاقات کی ہو اور وہ اسلام ہی کی حالت پر فوت ہوا ہو اس تعریف مین تمام وہ لوگ داخل ہین جنھون نے اس حال مذکور مین پیغمبرؐ سے ملاقات کی ہو۔ چاہے اُنکی نشست حضرتؐ کی خدمت مین دیر تک رہی ہو یا کم رہی ہو وہ لوگ بھی داخل ہین جنھون نے آنحضرتؐ سے کوئی روایت کی ہو یا نہ کی ہو وہ لوگ بھی اس تعریف مین مندرج ہین جنھون نے آپؐ کے ساتھ کفار سے جنگ کی ہو یا نہ کی ہو۔ وہ لوگ بھی شامل تعریف ہین جنھون نے حضرتؐ کو دیکھ لیا ہو چاہے پاس نہ بیٹھے ہون یا نہ دیکھا ہو تو کسی مانع کی جہت سے نہ دیکھا ہو جیسے کوری چشم وغیرہ۔ یہ تمام لوگ صحابی کہلاتے ہین ہر شخص اس تعریف کو دیکھکر سمجھ سکتا ہے کہ کہانتک یہ تعریف فضائل کے وجود کو ثابت کر سکتی ہے اور کہانتک اسکا کمال ذاتی اسوجہ سے پایۂ ثبوت کو پہونچ سکتا ہے۔ خصوصاً جب ایمان کی قید پر لحاظ کیا جائے تو

یہ قید قطعاً واقعی ہوگی اسلیے کہ فرضی چیز سے واقعی چیز کے آثار مترتب نہین ہوسکتے پھر واقعی ایمان کی اطلاع تو سوا اُس ذات کے جو خطرات قلب ونگاہ دزدیدہ چشم سے مطلع ہے ہم کو آپ کو نہین ہوسکتی لیکن تعریف صحابی جو کچھ بھی کی گئی ہے وہ ہماری شناخت کیسلیے ہے تاکہ ہم اُسکی جلالت قدر کو ملحوظ رکھین تو اب لامحالہ ایمان ظاہری پر بنا ہوگی اور جب ایمان ظاہری پر تعریف صحابی کی بنا ہوگی تو جو واقعی مومنین ہین اُن پر بھی تعریف صادق آئے گی اور جو واقع مین منافقین ہین اُنپر بھی تعریف صحابی صادق آئیگی۔ ایسے وقت مین منافقین بھی واجب الاحترام ہون گے حالانکہ پیغمبرؐ کو (اگر موقع ملتا) تو منافقون سے جہاد کا حکم تھا کیونکہ وہ لوگ حسنا بحکم تاویل کافر ہین جیسا آیۂ کریمہ یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ۔ اے نبی کافرون اور منافقون سے جہاد کرو اور اُن پر سختی اور شدت کرو اُنکی بازگشت جہنم ہے اور وہ بُری بازگشت ہے پھر جب تعریف صحابی اسقدر عام ہے کہ نہ مومنین قرآن کو بھی اپنی گود مین لے لیتی ہے تو ایسی تعریف سے سوائے توہین دین مبین اور انہدام اساس شرع متین اور کیا حاصل ہوسکتا ہے اچھا ہم نے مانا بالفرض محال کہ تعریف صحیح ہے لیکن کیا وہ لوگ اس تعریف کے قابل نہین جنھون نے پیغمبرؐ کو دیکھا بھی پاس بیٹھے بھی جنگ بھی ساتھ کی ہر ہر جزو کے ساتھ ایمان بھی لائے پیغمبرؐ نے اُسکی تصدیق بھی کی مثلاً عمار کیا اُنپر تعریف صحابی نہین صادق آتی لیکن وہ زد وکوب کے قابل ٹھہرے اور ایک نے بھی ہتک حرمت کرنے والے کو بُرا نہ کہا کیا ابوذر صحابی نہ تھے جنکو کس حال خراب سے پہلے شام چھوڑنا پڑا پھر مدینہ پھر ربذہ مین غریبی کی موت آئی۔

کیا ابن مسعود صحابی نہ تھے جب اُن کی پسلیان توڑی گئین۔ تو وہ کیون صحابی کی تعریف سے خارج کر دیے گئے۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ نہ اصحاب سے مراد قوم ہین نہ انکا اجلال دنیا کے ذہن نشین ہے اسکے اندر ایک بڑا راز ہے۔ جسکو لوگ اچھی طرح جانتے ہین۔ مگر اُسکے اظہار مین پہلو تہی کرتے ہین در حقیقت مصداق اصحاب واجب الاحترام اُن لوگون کے نزدیک وہ ہین جو جناب علیؑ بن ابیطالب سے یا تو محبت رکھتے ہون یہ قسم ادنیٰ ہے اور قسم اعلیٰ مین وہ لوگ ہین

جو امیر المومنینؑ سے بغض رکھتے ہون - یہ راز کوئی شخص منھ سے نہ کہیگا لیکن واقعہ یہی ہے جسقدر راوی حدیث آل طاہرین سے الگ ہے اُسی قدر اُس پر وثوق بڑھتا جاتا ہے اور جسقدر آل طاہرین سے محبت کی جہت سے قریب ہے اُسی قدر اُسکے صفات مین قدح ہوتی جاتی ہے مثلاً فرض کرو -

ابو الصلت ہروی ہین جو اصحاب امام رضا علیہ السلام مین سے ایک ممتاز بزرگ ہین اُنکے لئے ذہبی اپنی میزان الاعتدال مین لکھتا ہے کہ رجل صالح الا انہ شیعی ابو الصلت ایک مرد صالح ہے مگر (عیب یہ ہے) کہ وہ شیعی ہے صاف آشکار ہے کہ ذہبی کی نظر مین تمام صلاح اور تمام اُنکی صفات ایک شیعیت کیوجہ سے فنا ہوگئے یہ وہی بات ہے جو ہم کہہ رہے ہین محمد بن ابی بکر حضرت عائشہ کے (جو تمام اہل سنت کے نزدیک پیغمبر کی ازدواج کی سرتاج ہین) بھائی تھے ہوسکتا تھا کہ محمد بن ابی بکر کو یہ لوگ عائشہ ہی کی وجہ سے خال المومنین کہتے لیکن نہین اس معزز لقب کیلئے معاویہ تلاش کیا گیا حالانکہ ام حبیبہ کا نام اس طرح نہین لیا جاتا جس طرح عائشہ کا نام لیا جاتا ہے وجہ یہی ہے کہ محمد بن ابی بکر کے دل مین امیر المومنین کی محبت جاگزین تھی اور معٰویہ کے دل مین عداوت تھی لہذا صاحب عداوت کو صاحب محبت پر ترجیح دی گئی اور لقب خال المومنین اُنکو نذر دیدیا گیا عمر بن سعد لعنہ اللہ کو دنیا پہچانتی ہے کہ وہ کیسا ملعون اور قاتل سردار جوانان اہل بہشت ہے لیکن تقریب التہذیب صفحہ ۱۵۱ مین یہ عبارت ہے - عمر بن سعد بن ابی وقاص المدنی نزیل الکوفۃ صدوق لکن مقتہ الناس لکونہ امیرا علی الجیش الذین قتلوا الحسین بن علیؑ انتہی یعنی عمر بن سعد بن ابی وقاص مدنی وارد کوفہ نہایت راست گفتار ہے مگر لوگ اس وجہ سے اُس کو دشمن رکھنے لگے کہ وہ اُس لشکر کا امیر تھا جسنے حسین ابن علیؑ کو قتل کیا تھا، ذرا ابن حجر عسقلانی کی رسولؐ کے مقابلہ مین یہ جرأت دیکھو کہ وہ ابن سعد کو راست گفتار سمجھتا ہے لہذا جان و روح رسولؐ سے جو کچھ مکالمات ہوئے اُنمین سچائی عمر بن سعد کی طرف ہوگی وہ اُسکا ذمہ دار ہے ہم تو اُسکو نہ تنہا کاذب بلکہ کافر اور ممدوح کا فرد کاذب سمجھتے ہین - اور اس کلام مین اس سے زائد بھی ایک قابل مواخذہ بات ہے اور وہ یہ ہے کہ اُسنے یہ لکھا ہے لکن مقتہ الناس (مگر لوگون نے اُسے معتوب قرار دیدیا) اس سے

صاف ظاہر ہے کہ ابن سعد کو لوگون نے دشمن سمجھا لیکن ابن حجر ایسا نہین ہے بلکہ وہ اُسکا دوست اور اُس کا مداح ہے ؎

سامنے آئے تو روز حشر دیکھا جائیگا   ہون گا مین شرمندہ یا ظالم کا پردا جائیگا

یہین سے یہ راز بھی سمجھتے چلو کہ تمام صحاح ستہ مین صحیح بخاری سب سے زیادہ کیون معتبر ہے اور اسکی لم کیا ہے واقعہ یہ ہے کہ یہ کتاب اہل بیت سے تعصبات کو کام مین لاکر تحریر کی گئی ہے خیر اور راویون کا مین تذکرہ نہین کرتا لیکن اُن راویونکا ذکر کرتا ہون جو اس صحیح کے ماننے والون کے نزدیک نہایت درجۂ اعلیٰ قسم مین داخل ہون گے۔ رواۃ صحیح بخاری مین سے ایک راوی مروان بن الحکم ہے۔

تقریب تہذیب مین ہے کہ لاتثبت لہ صحبۃ یعنی اُسکا شمار صحابہ مین نہین ہے۔ جب اسکے باپ حکم کو پیغمبرؐ نے طائف کی جانب مدینے سے نکالا ہے تو یہ بھی ہمراہ تھا پیغمبرؐ نے کبھی جیتے جی نہ اسکا سامنا کیا نہ اسکو مدینہ مین آنے کی اجازت دی تھی حکم کی وہ خطا جسکی وجہ سے وہ جلاوطن کیا گیا اُسمین اختلاف ہے بعضون نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ پیغمبرؐ کے راز اور اسرار چھپ چھپ کر سنا کرتا تھا اور اُنکو مشہور کرتا پھرتا تھا اور منافقین و کفار کو اُس سے مطلع کرتا تھا جب پیغمبرؐ پر یہ بات ظاہر ہوئی تو آپنے اُسکو مدینہ سے نکلوادیا اور بعضون نے یہ سبب بیان کیا ہے کہ آپکی خلوت کی صحبتین جو ازواج کے ساتھ ہوتی تھین اُن صحبتون کی باتون پر مختلف حیلون سے اطلاع حاصل کرتا تھا اور اُن باتونکو تمسخر کی صورت مین منافقین سے بیان کیا کرتا تھا۔ اور بعضون نے یہ سبب بیان کیا ہے کہ پیغمبرؐ کی چال کی پس پشت آکر نقلین کیا کرتا تھا چونکہ دل مین پیغمبرؐ سے اُسکو خاص کدورت اور حد درجہ کا حسد تھا اسلیے العیاذ باللہ وہ تمام باتین عمل مین لاتا تھا جس سے ذات مبارکہ کی سُبکی ہو ایک دن پیغمبرؐ اس فعل پر مطلع ہوئے اور اس بات پر نظر کی کہ وہ پس پشت آپ کی چال کی نقل کر رہا ہے فرمایا کذالک فلتکن یا حکم اے حکم یوہین ہوجا اس حکم کے ملتے ہی اعضائے قہری اطاعت شروع کردی اور پھر کبھی جسم نحس مین سوائے رعشہ و جنبش سکون نہین میسر ہوا حضرت عائشہ نے

مروان سے ایک مخاطبہ میں کہا تھا اما انت یا مروان فاشہد ان رسول اللہ لعن اباک وانت فی صلبہ یعنی لیکن تو اے مروان تو میں شہادت دیتی ہوں کہ پیغمبرؐ نے تیرے باپ پر اس وقت لعنت کی جب تو اس کے صلب میں تھا۔ امیرالمومنین علیؑ بن ابیطالب نے ایک دن مروان کو دیکھا فرمایا تیرے لئے بھی سخت آفت کا سامنا ہے اور اُمت محمدؐ کے لئے بھی تیرے اور تیرے بیٹوں کے سبب سے (اُسوقت جب بڑھاپے کی سفیدی تیری دونوں کنپٹیوں کو گھیرے) آفت کا سامنا ہے جب یہ خلیفہ بنایا گیا تو اس کے بھائی عبدالرحمٰن بن حکم نے اُسکے متعلق یہ شعر کہے۔

فواللہ ما ادری وانی لسائل	حلیلۃ مضروب القفا کیف تصنع
لحا اللہ قوما امّروا خیط باطل	علی الناس یعطی ما یشاء و یمنع

مروان چونکہ طویل القد ہونیکے ساتھ ہی ساتھ مضطرب بھی تھا اسلیے اُسکو لوگ خیط باطل یعنی باطل کا ڈورا کہتے تھے اور چونکہ یوم الدار میں کسی نے اُسکی پیٹھ پر اس زور سے مارا تھا کہ یہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا تھا اسلئے اسکو لوگ مضروب القفا کہتے تھے "ترجمہ یہ ہوا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ مروان کی زوجہ کیا کرتی ہے مگر میں اس سے پوچھونگا"

خدا لعنت کرے اُس قوم کو جسنے باطل کے ڈورے کو لوگوں پر حاکم بنا دیا کہ وہ جو چاہے دے اور جو چاہے نہ دے پیغمبرؐ کے حکم نے اُسکے باپ کو اور اُسے مدینے سے باہر کر دیا تھا لیکن عثمان چونکہ اموی خاندان سے تھے جب یہ خلیفہ ہوئے تو اُنھوں نے باوصفیکہ سنت شیخین پر بیعت کی تھی مگر طرید رسولؐ اللہ کو برادری سمجھکر بلا بھیجا۔ یہ واقعہ صریحًا مخالفت رسولؐ تھا۔ اور گویا عثمان نے بلا خوف و خطر حکم پیغمبرؐ پر خط نسخ کھینچا اور بلا لیا یہ تمام تفصیل استیعاب عبدالبر اور شرح ابن ابی الحدید میں قول امیرالمومنین علیہ السلام کے ذیل میں مذکور ہے جو نہج البلاغۃ میں مندرج ہے چونکہ حالات مروان پر اس کلام مبارک سے روشنی پڑتی ہے لہذا ہم اُسے بھی ذکر کرتے ہیں۔

ومن کلام لہ علیہ السلام قالہ لمروان ابن الحکم بالبصرۃ

قالوا اخذ مروان ابن الحکم اسیرا یوم الجمل فاستشفع الحسن والحسین علیہما السلام الی امیرالمومنینؑ

فکلماہ فیہ فخلی سبیلہ فقالا لہ یبایعک یا امیر المومنین فقال علیہ السلام اولم یبایعنی بعد قتل عثمان لا حاجۃ لی فی بیعتہ انہا کف یہودیۃ لو بایعنی بکفہ لغدر بسبتہ اما ان لہ امرۃ کلعقۃ الکلب انفہ وہو ابو الاکبش الاربعۃ وستلقی الامۃ منہ ومن ولدہ یوما احمر۔

آپکا کلام وجو مروان بن حکم کیسلئے بصرہ مین فرمایا تھا

بیان کرنے والون نے بیان کیا ہے کہ جب مروان بن حکم جنگ جمل مین اسیر کیا گیا تو اُس نے جناب امام حسن اور جناب امام حسین علیہما السلام کو امیر المومنین علیہ السلام کی طرف اپنا شفیع بناکر بھیجا۔ دونون شاہزادون نے اس خبیث کی شفاعت کی تو آپ نے اُسے چھوڑدیا۔ دونون صاحبزادون نے حضرت کی خدمت مین عرض کیا کہ یہ آپ سے بیعت کرے گا تو حضرتؑ نے ارشاد کیا۔

کیا یہ عثمان کے قتل کے بعد مجھسے بیعت نہین کرچکا مجھے اِسکی بیعت کی ضرورت نہین۔ یہ یہودیونکا ہاتھ ہے ایک طرف سے بیعت کریگا دوسری طرف سے غدر کریگا مگر اِسکے لئے ایک چھوٹی سی امیری ہے جیسے کُتا اپنی ناک چاٹتا ہے (یعنے ایک تھوڑی دیر) وہ چار رئیسون کا باپ ہے۔ اُمت کو اِس سے اور اسکی اولاد سے ایک سخت دن کا سامنا ہوگا۔

کلام مبارک سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ایک یہودی نامسلم تھا جسکے قولؔ وعملؔ کا کوئی اعتبار تھا عداوت اہلبیت نبیؐ اس کے رگ وپے مین سرایت کیے ہوے تھی اور حق بجانب تھی کیونکہ پیغمبر کے ساتھ اُسکے خیالات اچھے نہ تھے اور وہ نکالدینے کا کینہ دلمین جاگزین رہتا تھا اُسی نے امام حسن علیہ السلام سے العیاذ باللہ کہا تھا کہ تمھارا گھرانا ملعون گھرانا ہے۔ فض اللہ فاہ خدا اُس کا منھ توڑے گویا یہ سفیہ پیغمبرؐ کی اُس لعنت کا جواب دے رہا تھا جو آپنے اُس کے باپ پر کی تھی درانحالیکہ یہ اُسکے صلب مین تھا اور یہی وہ غیر مہذب ہے جسنے ولید سے مدینہ مین کہا تھا کہ حسینؑ جانے نہ پائین ورنہ ہاتھ نہ آئینگے اسی کے حرکات وسکنات کی وجہ سے عثمان پر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوگیا تاہم بخاری اُسکو اپنے صحیح کے راویون لیتا ہے اور اُسکو نہایت ثقہ اور معتبر سمجھتا ہے اور اُسکے اقوال کو دلیل سنت واحکام خیال کرتا ہے لیکن طرفداران رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کیلیے یہ امر یون ناگوار ہے کہ پیغمبرؐ کا نکالا ہوا آدمی اُسی نبی کی شریعت

مین دخیل ہو جائے اور اُسکے احکام ایسے شخص کے ذریعہ سے ثابت کیے جائین یہ ایذاے نبیؐ ہے کیونکہ آپ کا ذلیل کیا ہوا شخص سلسلۂ رواۃ مین لاکر محترم قرار دیا گیا اور آپکا نکالا ہوا صفِ رواۃ مین داخل کیا گیا یہ مخالفت و ایذاے نبیؐ نہین تو اور کیا ہے مگر بات وہی ہے جو ہم نے کہی ہے کہ عداوت اہلبیتؑ اس انتخاب کا سبب ہوئی ہے دوسرا راوی صحیح بخاری عمران بن حطان خارجی ہے۔ یہ وہ ملعون ہے جسکی بغض امیرالمومنینؑ کی نوبت یہانتک پہونچی تھی کہ اُسنے ابن ملجم ملعون نطفۂ حرام کے اُس ضربت کی تعریف کی ہے جو سر مبارک خاتم الوصیین امیرالمومنینؑ روحنا فداہ پر اُس کافر نے ماری مین اُن اشعار کو ہرگز نقل نہ کرتا لیکن اسلیے نقل کرتا ہون کہ بخاری کی اُس عداوت پر روشنی پڑے جو اُسکے دل مین اہلبیتؑ نبوی کی جانب سے ہے۔

چونکہ نقل کفر کفر نہین اسلیے مین اُن ملعون شعرون کو کانپتے ہوے ہاتھون سے لکھتا ہون اور خدا سے پناہ مانگتا ہون کہ وہ مجھسے اُسکا مواخذہ نہ فرمائے۔

یا ضربۃً من تقیٍّ ما اراد بہا	الا لیبلغ من ذی العرش رضوانا
انی لاذکرہ یوماً فاحسبہ	اوفی البریۃ عند اللہ میزانا

محصل ترجمہ شعر ملعون یہ ہے کہ یہ ضربت متقی کی ضربت تھی اور اس غرض سے لگائی گئی تھی کہ خدا کی رضا حاصل ہو۔ وہ ملعون کہتا ہے کہ مین اُسے کسی دن یاد کرتا ہون تو یہ خیال کرتا ہون کہ میزان عمل مین یہ ضربت سب سے زیادہ بھاری نکلے گی خدا اس قائل کے دہن کو جہنم کی آگ سے بھرے میرا دینی فرض ہے کہ مین اُن شعرونکو یون بدلدون جسکے لئے قدرت نے ان شعرون مین جگہ چھوڑ دی ہے

یا ضربۃً من شقیٍّ ما اراد بہا	الا لیبلغ من ذی العرش نیرانا
انی لاذکرہ یوماً فاحسبہ	اشقی البریۃ عند اللہ میزانا

محصل ترجمہ اب یہ ہوا کہ یہ ضربت شقی کی تھی جو اس لئے لگائی گئی تھی تاکہ صاحب عرش اسکو جہنم کی آگ تک پہونچا دے مین کبھی اسکا خیال کرتا ہون تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وزن عمل کرنے کے وقت سب سے زیادہ بدنصیب وہی ہے۔ امام ابوالطیب طبری نے اُن ملعون اشعارون کا یون جواب دیا ہے ؎

انی لابرءمما انت تذکرہ	عن ابن ملجم الملعون بہتانا
انی لاذکرہ یوما فالعنہ	دینا و العن عمران بن حطانا

یعنے مین اے عمران بن حطان اپنی برائت ظاہر کرتا ہون اُن چیزون سے جنکو تو ابن ملجم سے حکایت کرتا ہے اور وہ سب جھوٹ اور بہتان ہین۔ مین تو اُسکو جب یاد کرتا ہون تو بمقتضائے دین اُسپر لعنت کرتا ہون اور عمران بن حطان پر بھی لعنت کرتا ہون (ایک شعر اسمین اگر اور بڑہجاتا تو اچھا ہوتا)

وکل من رد ہذا اللعن العنہ	حتی انال من الرحمان رضوانا

یعنی جو شخص اس لعن سے انکار کرے مین اُس پر بھی لعنت کرتا ہون تاکہ خدا مجھسے خوش ہو (اور یہ میرا اعتقاد ہے) قاضی حسین کو دیکھو کہ اُنھون نے اشعار طبری کو دیکھ کر یہ عبارت لکھی ہے۔ ہذا الذی قالہ القاضی ابو الطیب خطاء فان عمران صحابی لایجوز لعنتہ یعنی قاضی ابو الطیب نے جو عمران پر لعنت کی وہ خطا ہے کیونکہ وہ صحابی ہے اُسپر لعنت جائز نہین ہے کس قدر اس عبارت پر سادہ لوحی برس رہی ہے جس کی کوئی انتہا نہین یہ بزرگ اگر ہوتے تو پیغمبر سے یہ کہتے کہ آپ حکم پر لعنت کر رہے ہین حالانکہ اُسپر تعریف صحابی صادق آتی ہے اور یہ ناجائز ہے۔

اس حسن ظن کی کوئی حد ہے کہ صحابہ صحابہ ہونیکے بعد کعبہ کے جس رکن کو چاہین ڈھادین کوئی باز پرس نہین ہے یہ تو دنیا مین کسی کیلئے نہین ہوا جو صحابہ کیلیے تجویز کیا جاتا ہے۔ اصابہ مین عسقلانی نے لکھا ہے قال القاضی تاج الدین وعجب من الامرین ولیس عمران صحابیا وانما ہو من الخوارج یعنی ان دو باتون سے تعجب ہے ایک تو اس بات سے کہ ایسے فعل شنیع پر لعنت جائز نہو دوسرے اس بات سے کہ عمران صحابی کہا جاتا ہے حالانکہ وہ خوارج مین سے تھا صحابی نہین ہے۔ اسی اصابہ مین ہے۔ وممن عاب علی البخاری واخراج حدیثہ الدارقطنی فقال عمران متروک لسوء اعتقادہ وخبث مذہبہ یعنی ان لوگون مین جنھون نے اخراج حدیث عمران بن حطان پر بخاری کو معیوب قرار دیا ہے دار قطنی ہے

اُسنے کہا ہے کہ عمران چونکہ بداعتقاد اور خبیث المذہب ہے اسلیے متروک ہے۔

یہ قابل نظر یہ امر ہے کہ صرف خارجی ہونا مذہبی نقطۂ نظر سے ترک کیلیے کافی تھا لیکن عنوان خارجیت کو عنوان صحابیت سے بدل کر قابل روایت قرار دینا یہ گھوڑے پر کا بنرہ ہے جس کا پردہ سریع الزوال ہے یہ جو کچھ بھی کیا جاتا ہے صرف عداوت اہلبیت کی وجہ سے ورنہ ناقابلیت راوی مین کیا شبہ ہوسکتا ہے ابو داؤد بھی بخاری کا ہمعصر ہے اور وہ بھی عمران بن حطان کے ساتھ اپنا محشور ہونا گوارا کرتا ہے کاش اسلامی دنیا اب بھی اپنی آنکھ سے بندھی ہوئی پٹی کھول ڈالے تاکہ اُسکو سواد باطل مین حق کی روشنی نظر آئے

راویان صحیح بخاری مین سے ایک حریز بن عثمان بھی ہے | یہ امیر المومنین علیہ السلام کا پکا دشمن اور راہ دین کا شناختہ رہزن تھا یہ مردک جب امیر المومنینؑ کا تذکرہ کرتا تو ایسی باتین گڑھکی بیان کرتا تھا جس سے العیاذ باللہ شان امام معصوم مین نقص ظاہر ہو بسا اوقات جھوٹی روایتین جنکا سچائی اور راستی سے کوئی لگاؤ نہین ہوتا تھا محض اثبات نقص امام علیہ السلام کیلیے بیان کرتا تھا۔

محدثین اسلام نے بیان کیا ہے کہ مرنیکے بعد حریز کسی کو خواب مین نظر آیا اُس سے پوچھا گیا کہ کیوں مرنیکے بعد خدا نے تجھسے کیا معاملہ کیا اُس نے جواب دیا کہ وہ بخشدیتا اگر مین علیؑ کا دشمن نہ ہوتا۔ یہ کاذب کہا کرتا تھا کہ معاذ اللہ امیر المومنینؑ نے حرام رسول صلعم کو حلال کیا تھا جیسا کہ ابوبکر احمد بن العزیز جوہری نے کتاب سقیفہ مین اسکی روایت کی ہے محفوظ بن مفضل نے ایکدن یحیی بن صالح سے کہا کہ تم حریز کے امثال سے روایت کرتے ہو آخر حریز نے کیا جرم کیا ہے جو تم اس سے نہین روایت کرتے کہا کہ مین ایک روز حریز پاس گیا تھا اُس نے مجھے ایک کتاب دی مین نے جب اُسمین نظر ڈالی تو اسمین یہ عبارت مرقوم تھی۔ حدثنی فلان عن فلان ان النبی صلی اللہ علیہ و الہ لما حضرتہ الوفاۃ اوصی ان تقطع ید علی بن ابی طالب (معاذ اللہ پیغمبرؐ اور یداسد کے قطع کرنیکی وصیت) بس مین نے فوراً کتاب واپس کی اور مین نے اُس شخص سے روایت کرنا حرام سمجھا۔

محمد بن عاصم صاحب مخافات کا بیان ہے کہ ایک دن حریز نے ہم سے یہ بات کہی کہ انتم یا اہل العراق تحبون علی بن ابیطالب ونحن نبغضہ قالوا لم قال لانہ قتل اجدادی تم لوگ ساکنان عراق علیؑ کو دوست رکھتے ہو اور وہ شخص علیؑ کو دشمن رکھتا ہے لوگون نے کہا آخر دشمنی کی وجہ کیا ہے کہا اس لیے کہ علیؑ نے

میرے اجداد کو قتل کیا ہے اَلْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اب حق ظاہر ہو گیا۔

تمام دشمنون کی دشمنی کا زیادہ سبب یہی تھا کہ اُنکے اجداد کفر کی وجہ سے پیغمبرؐ کے حکم اور امیرالمومنین کی ذوالفقار سے فی النار ہوے تھے مگر ایسے ملعونون کو خدا سے شکوہ ہونا چاہیے اس مین ایک مطیع حکم خدا معصوم کا کیا قصور ہو سکتا ہے۔

اسکو اتباع بخاری ثقہ کہتے ہین حالانکہ اسمٰعیل بن عیاش بیان کرتا ہے کہ مین نے حریز کو یہ کہتے سنا ہے کہ یہ جو لوگ بیان کرتے ہین کہ پیغمبرؐ نے علیؑ بن ابیطالب کیلیے فرمایا۔ یا علیؑ انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ یہ حق ہے لیکن سننے والون کو اشتباہ ہو گیا اسمٰعیل نے پوچھا کہ اگر سننے والے کو اشتباہ ہو گیا تو آخر پیغمبرؐ نے کیا کہا تھا اُس ملعون نے جواب دیا کہ بجاے ہارون العیاذ باللہ قارون کہا تھا یہ ہین وہ لوگ جو احادیث نبوی مین استہزا اور تمسخر کرنا روا جانتے تھے اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ وَیَمُدُّہُمْ فِیْ طُغْیَانِہِمْ یَعْمَہُوْنَ خدا اُنکی ہنسی اُڑاتا ہے اور اُن کو اُن کے طغیان و سرکشی مین ڈالے رکھتا ہے جس مین وہ سرمارا کرتے ہین لیکن بخاری ایسے لوگون کو اپنے صحیح کا راوی اور ایسے تحریف کرنے والون کو ثقہ قرار دیتا ہے کیونکہ اُسکا معیار انتخاب عداوت اہلبیت طاہرین علیہم السلام ہے۔ بھلا کوئی بات ہے کہ ایسے ایمان فروش مبدل آیات دشمن اُنکے اقوال دلیل و حجت سمجھے جائین اور اس قابل ہون کہ اُنکی روایتون کی تعظیم و تکریم کی جاے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سا شخص جو حقیقت مین ذریت رسولؐ اور حجت خدا ہو اور جس کے تبحر کا دنیا اعتراف کر رہی ہو اُس کے اقوال کا بخاری اپنے صحیح مین تذکرہ تک نہ کرے۔ کچھ نہین صرف یہی ایک غرض ہے کہ جہانتک ممکن ہو وقار اہلبیت علیہم السلام دنیا مین قائم نہ رہے۔ وانی لہم ذلک (اور بھلا یہ مراد کمین پوری ہو سکتی ہے)۔

جتنے طریقے زوال اثر کے ہوسکتے ہین وہ سب برتے گئے

خدا دنیا طلبی کا بُرا کرے جسنے اہلبیت کے ساتھ ہر ظلم و ستم کو اسلیے روا رکھا تاکہ وہ کسی زمانے مین بھی اہل امارت و مستحق خلافت نہ سمجھے جائین ممبر ان سے خالی کرا لیے گئے حالانکہ وہ اُنھین لوگون کیلیے بناے گئے تھے مسجدون مین وہ قتل کیے گئے حالانکہ مسجدین اُنھین کے دم قدم سے بنائی گئین

اور آباد ہوئین قرآن اُنکے گھر مین اترا اور تفسیر بیان کرنیکے لیے اور لوگ تجویز کیے گئے جن کو سوائے دنیا قرآن کے کسی نقطہ سے دلی غرض نہ تھی مقامات اُن لوگون کے سپرد کر دیے گئے جنسے زمانۂ جاہلیت کی یادگارین قائم تھین اور وہ ذات اُمت سے الگ کر دی گئی جس کی جبین پر طغرائے انا مدینۃ العلم وعلی بابہا نور کے حرفون مین اُبھرا ہوا تھا ہدایت کا کام وہ کرنے لگے جنکو راستہ بتانے سے بھی نہ سوجھا تو پھر امت کی ہدایت کی اُمید کیونکر ہو سکتی ہے۔

سب مین زیادہ جن چیزون سے دنیاوی وجاہت متعلق ہے وہ مال وجاہ ہے کیونکہ ہر عاقل پر روشن ہے کہ اہل دنیا کا میل اور توجہ نہ نبوت کی طرف ہے نہ امامت کی جانب ایسی ہی صاف طینت اور پاک باطن وہ لوگ ہین جنکو دنیا کا جمال جذب کرنے مین تھک گیا ہو اور وہ اپنی آلہی تائیدون اور ملکی قوتون سے بہیمی خواہشون کو شکست دے چکے ہون پھر وہ اگر ہون بھی تو ہرگز گنتی کے عددون سے زیادہ نہ ہون گے اُن کے علاوہ بلا استثنا اُتنے اعداد جن کا شمار کسی حد تک تہا مین نہین آسکتا دنیا طلبی پر جھکے ہوے ہین جنکی نظرون مین عقبیٰ کی منزلین ایسی جمیل نہین معلوم ہوتین جو اُن کے رخ کو دنیا کے منظر سے پھیر دین۔

ان دنیا کی جانب میل کرنے مین نہ کسی موعظہ کی ضرورت ہے نہ کسی تہدید و ترغیب کی بلکہ لوگون کی غرضین اُن کو مجبور کرتی ہین۔ کون اس بات کا انکار کر سکتا ہے کہ سلاطین کو اپنی محبت پیدا کرنے مین کسی طرح کی کوشش کی ضرورت نہین ہوئی بلکہ اُنکو کسی طرف متوجہ ہو جانا ہی ایجاد محبت کیلیے کافی ہے اُنکی ایک واز پر دو لاکھ زبانین لبیک کہنے کو تیار ہین۔ چاہے وہ آواز عام سے کسی کو ممتاز دین اور نام لیکر نہ پکارین لیکن انبیا کو جو دقتین پیش آتی ہین اُنکو قرآنی صفحات پر دیکھیے اور تاریخی اوراق مین ملاحظہ کیجیے۔ اسی لیے کسی شخص کے بے دست و پا بنانیکی ترکیب اور ناصرون اور مددگارون کے کم کر دینے کا طریقہ یہی ہے کہ اُسکی اقتدار مالی پر حملہ کیا جائے چنانچہ اہلبیت کے متعلق ہر وقت اِس کا لحاظ رکھا گیا خیر خلافت تو اموال کیلیے مرکزی جا سکتی ہے اس مین جس قسم کا بھی نزاع واقع ہو وہ خواہشون کے حدود کے اندر ہے لیکن وہ کم حقیقت چیزین جن مین کچھ بھی ذریعہ

رغبت مردم ہونیکی حیثیت تھی وہ بھی اہلبیت کے پاس رہنا دور از مصلحت خیال کیا گیا اور فدک جو پیغمبر کا عطیہ تھا خاندان عصمت سے لے لیا گیا وہ عذر جو لوگون کی طرف سے اس موقع پر کیے جاتے ہین وہ قرآنی احتجاج کے سامنے ہباءً منثورا سے زائد وقیع نہین لیکن تدبیر طو کا نہ تھی چلاہے وہ جائز ہو یا ناجائز یہان تک کہ رئیس اہلبیت رض وارث علوم مرسلین کی متظلمانہ فریاد اس مطلب پر مشتمل عقل کی شاہد مقبول ہے جو نہج البلاغہ مین اس عبارت کے ساتھ مرقوم ہے ۔ فو اللہ ما کنزت من دنیاکم تبرا ولا ادخرت من غنائمہا وفرا ولا اعددت لبالی ثوبی طمرا بلی کانت فی ایدینا فدک من کل ما اظلتہ السماء فشحت علیہا نفوس قوم وسخت عنہا نفوس قوم اخرین ونعم الحکم اللہ وما اصنع بفدک وغیر فدک النفس مظانہا فی غد جدث تنقطع فی ظلمتہ اثارہا وتغیب اخبارہا وحفرۃ لو زید فی فسحتہا واوسعت یدا حافرہا لاضغطہا الحجر والمدر وسد فرجہا التراب المتراکم وانما ہی نفسی اروضہا بالتقوی لتاتی آمنۃ یوم الخوف الاکبر وتثبت علی جوانب المزلق ۔ وہ مکتوب مبارک جو آپ نے اپنے عامل عثمان بن حنیف انصاری کو تحریر فرمایا ہے اس مین یہ عبارت ہے جسکا ترجمہ یہ ہے خدا کی قسم مین نے تمھاری دنیا سے سونے کو جمع نہین کیا اور نہ مین نے اُس کی غنیمتون سے کوئی مال ذخیرہ کیا اور نہ مین نے اپنے پُرانے کپڑے کیلیے کوئی جامہ مہیا کیا ہان جو کچھ بھی ہمارے ہاتھ مین تھا تمام اُن چیزون مین جن پر آسمان نے سایہ ڈالا ہے وہ فدک تھا اُس پر بھی بعض لوگون کے دل راضی نہ ہوے اور دینے مین بخل کیا اور جن کے پاس وہ تھا انھون نے اُسکا ہاتھ سے چلا جانا گوارا کر لیا خدا اچھا فیصلہ کرنے والا ہے مین فدک یا غیر فدک کو لے کر کیا کرون گا حالانکہ کل ایک ایسی قبر مین نفس کا مقام ہوگا جسکی تاریکی مین اسکا پتہ بھی نہ ملے گا اور اُس کی خبرین روپوش ہو جائین گی ۔ اور وہ ایک ایسا گڑھا ہوگا کہ اگر اُسکی وسعت زیادہ کیجائے اور کھودنے والے کے ہاتھ اُس مین جگہ نکالنا چاہین تو اُسمین ڈھیلے اور پتھر گر کر اُسکی جگہ تنگ کر دین گے اور اُس کے خول مین وہ مٹی بھر دین گے جو اُسے چھپائے ہوئی ہے ۔ جو کچھ ہے وہ میرا نفس ہے مین اپنے تقوے کے ساتھ بنا رہا ہون تا کہ وہ خوف بزرگ سے محفوظ رہے اور پھسلنے کے مقامات پر ثابت قدم نکلے ۔

جو کچھ یہ عبارت (جو جان فصاحت اور کان بلاغت ہے) کہہ رہی ہے وہ ارباب عقل کیلیے حالات کا ایک دفتر ہے۔ یون ہی حقوق ذوی القربیٰ مین اگر نظر ڈالو تو بہت کچھ مویدات مطلب نظر آئین گے۔

جسوقت مال ومنال کا یہ عالم ہوا تو وہ چیزین جو ارباب دانش وبینش کیلیے خاص ہین وہ ذاتی فضائل ومناقب ہین ان مین اگرچہ سواد عالم کا حصہ کم ہے لیکن طبقات خاصہ کی نظر اسی جانب رہتی ہے اگرچہ ان کے افراد بہ نسبت سواد عالم کم ہین۔

اہلبیت کیلیے یہ جنس خدا نے مخصوص کردی اور اس کثرت سے مناقب وفضائل اُنھین عطا کیے تھے کہ اگر صحن عالم مین اُن کی لڑیان جھٹکا دی جاتین تو کسی مخلوق کا دامن خالی نرہتا لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایسا ہونے نہ پایا اسلیے کہ فضائل اہلبیت کی سیل بنیان کن چند جعلی بندون سے روکی گئی پہلے دولت کی وہ دہمکیان جو ہوش ربا اور جانفرسا تھین جیسا کہ ہم نے ابوالحسن مدائنی کی کتاب الاحداث سے اس مضمون کی سابق مضمون مین بیان کر دیا دوسرا اعداے آل طاہرین کی وہ ترغیبین جو اہلبیت سے انحراف کرنے پر مبذول ہوئین تیسرے وہ جھوٹی حدیثین جو سچی حدیثون کے مقابلہ مین گڑھی گئین اور انکا بھی ایک تذکرہ اجمالی گزر چکا اس کی توضیح مین مین جناب امیرالمومنین علیہ السلام کا ایک کلام پیش کرتا ہون جو کتاب مبارک نہج البلاغۃ مین مذکور ہے۔ من کلام لہ علیہ السلام وقد سئلہ سائل عن احادیث البدع وعما فی ایدی الناس من اختلاف الخبر فقال ع ان فی ایدی الناس حقا وباطلا وصدقا وکذبا وناسخا ومنسوخا وعاما وخاصا ومحکما ومتشابہا وحفظا ووہما ولقد کذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی عہدہ حتی قام خطیبا فقال من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار وانما اتاک بالحدیث اربعۃ رجال لیس لہم خامس رجل منافق مظہر للایمان متصنع بالاسلام لایتاثم ولایتحرج یکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ متعمدا فلو علم الناس انہ منافق کاذب لم یقبلوا منہ ولم یصدقوا قولہ ولکنہم قالوا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ راٰہ وسمع منہ ولقف عنہ فیاخذون بقولہ وقد اخبرک اللہ

عن المنافقين بما اخبرك ووصفهم بما وصفهم به لك ثم بقوا بعده عليه وآله السلام فتقربوا الى ائمة الضلالة الدعاة الى النار بالزور والبهتان فولوهم الاعمال وجعلوهم حكاما على رقاب الناس واكلوا بهم الدنيا وانما الناس مع الملوك والدنيا الا من عصم الله فهو احد الاربعة ورجل سمع من رسول الله شيئا لم يحفظه على وجهه فوهم فيه ولم يتعمد كذبا فهو فی يده يرويه ويعمل به ويقول انا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وآله فلو علم المسلمون انه وهم فيه لم يقبلوه منه ولو علم هو انه كذلك لرفضه

الخ کسی نے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ جو حدیثین لوگونکے پاس ہین انمین اختلاف کیون ہے اور یہ نئی حدیثین کیسی ہین فرمایا کہ لوگون کے ہاتھ مین حق و باطل بھی ہے جھوٹ سچ بھی ہے ناسخ و منسوخ بھی ہے عام و خاص بھی ہے محکم و متشابہ بھی ہے وہ حدیثین بھی ہین جو یاد اور محفوظ ہین اور ایسی بھی ہین جو یاد نہین ہین فقط وہم ہی وہم ہے (اور یہ کوئی تعجب خیز بات نہین) جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ زندہ تھے تو آپ کی زندگی ہی مین آپ پر جھوٹ باتین لگائی گئین تو آپ خطبہ کیلیے کھڑے ہوے اور آپنے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھکر مجھپر جھوٹ باندھیگا وہ اپنی جگہ جہنم مین قرار دیگا۔

جو لوگ حدیثین بیان کرتے ہین وہ چار قسم کے لوگ ہین پانچوین قسم ان کی نہین ہے ایک تو وہ مرد نفاق کیش ہے جو اپنا ایمان ظاہر کرتا ہے اور اسلام والا بنتا ہے اپنے کو گنہگار نہین سمجھتا اور نہ دروغ بافی مین کوئی تکلف ہے وہ پیغمبر پر جان بوجھکر دروغ بافی کرتا ہے اگر لوگ جانتے ہوتے کہ یہ شخص منافق ہے تو ہرگز اُسکی کہی ہوئی بات قبول نہ کرتے اور نہ اُسکے قول کی تصدیق کرتے مگر لوگون نے یہ کہا کہ یہ تو رسول خدا کے مصاحب ہین پیغمبر کو اُنھون نے دیکھا بھی اور انکو سنا بھی اور انسے حاصل بھی کیا ہے اس سبب سے لوگون نے ایسے شخص کی بات کو قبول کر لیا۔

حالانکہ خداوند عالم نے جو باتین منافقین کے حالات کے متعلق بیان فرمائی اور جو اوصاف اُنکے ذکر کیے ہین وہ سب معلوم ہین زندگی پیغمبر مین تو ان لوگون کی حالت یہ تھی اور جب یہ پیغمبر کے بعد باقی رہے تو انھون نے سرکردگان گمراہی اور جہنم کی طرف دعوت دینے والون کی جناب مین اپنے جھوٹ اور بہتان کو ذریعہ تقرب بنالیا۔ اور جب اُنھون نے اُنکے موافق پیغمبر پر افترا کیا تو والیان ملک نے

سرداروں نے ان مفتریوں کو اپنے کام سپرد کیے اور انکو حاکم بنا کر لوگوں کی گردنوں پر سوار کر دیا اور اُنکے ذریعہ سے دنیا کو اپنی عمدہ خوراک بنالی۔ اور لوگوں کا قاعدہ ہے کہ وہ تو بادشاہوں اور دنیا والوں کا ساتھ دیتے ہین شاید ہی کوئی فرد مستثنیٰ ہو جسے خدا نے اس آفت سے محفوظ رکھا ہو یہ چار قسموں مین سے ایک قسم ہوئی دوسری قسم وہ شخص ہے جسنے پیغمبرؐ سے کچھ سنا تو ضرور لیکن جیسا فرمایا تھا ویسا یاد نہین رہا اور اُسے یہ وہم رہا کہ مجھے درست یاد ہے جان بوجھ کر اسنے پیغمبرؐ پر افترا نہین کیا وہ کلام اُسکے پاس ہے اُسپر وہ عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین نے رسالتمآبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ سے سنا ہے اگر اہل اسلام کو یہ بات معلوم ہوتی کہ اُسے وہم ہو گیا ہے تو ہرگز اُسکی روایت قبول نہ کرتے اور اگر اسکے راوی کو خود بھی معلوم ہو جاتا کہ مجھے وہم ہے تو وہ خود بھی اُسے چھوڑ دیتا اسی طرح آپ نے باقی اقسام بھی بیان فرمائے ہین جن کے نقل سے اسوقت غرض متعلق نہین ہے۔ کلام معصوم سے اسبات کا اچھی طرح استفادہ ہو گیا کہ حیوۃ رسولؐ مین بھی جھوٹ سے کام لیا جاتا تھا حالانکہ پیغمبرؐ موجود تھا اور خود جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کو اس قسم کے دروغ اور بہتان کی سزا بیان کرنی پڑی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک گروہ ایسا موجود تھا جسے پیغمبرؐ پر افترا کرنے مین کوئی باک اور کسی قسم کا پس و پیش نہ ہوتا تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کے بھیس مین ایسے منافقین موجود تھے جن کا کام ہی افترا اور دروغ بافی تھا کیونکہ آپنے لوگوں کا قول اُنکے وثوق کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ یہ صحابی ہین اُنکے دیکھنے والے ہین اُنکے سننے والے ہین اور ان کلمات سے اُنکے موثق اور معتبر ہونے پر روشنی ڈالی جاتی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اس افترا و دروغ و بہتان سے دنیا کا بڑا کام چلا اور بیدینوں کیلیے یہ کھانا پینے کا آلہ ہو گیا اسکے ذریعہ سے منصب ملے جاگیرین ملین۔ سبھی کچھ ہو گیا۔ ہم اس مقام پر اسکے لیے ایک نمونہ پیش کرتے ہین اس نمونے کو دیگ کا چاول سمجھو اور دنیا ایسی ہی سمجھتی ہے لہذا ہم زیادہ خیالات سے کام لینا نہین چاہتے ابو جعفر اسکافی عشّ کی روایت یوں بیان کرتے ہین کہ

لما قدم ابو ہریرۃ العراق مع معویۃ عام الجماعۃ جاء الی مسجد الکوفۃ فلما رای کثرۃ من استقبلہ من الناس جثا علی رکبتیہ ثم ضرب صلعتہ مرارا و قال یا اہل العراق اتزعمون انی اکذب علی اللہ و علی

رسولہ واحرق نفسی بالنار واللہ لقد سمعت رسول اللہ یقول ان لکل نبی حرما وان حرمی بالمدینتہ مابین عیر الی ثور فمن احدث فیہا حدثا فعلیہ لعنتہ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین واشہد باللہ ان علیا احدث فلما بلغ معویۃ قولہ اجازہ واکرمہ وولاہ امارۃ المدینتہ۔ جب ابوہریرہ سال جماعت مین معویہ کے ساتھ عراق مین پہونچا تو مسجد کوفہ مین آیا۔ جب دیکھا کہ استقبال مین آنے والون کی کثرت ہے تو گھٹنے کے بل بیٹھا اور اپنے سر پر ہاتھ کئی بار مار کے کہنے لگا کہ اے اہل عراق کیا تمھین خیال ہے کہ مین خدا اور رسول پر جھوٹ لگاؤنگا اور اپنے نفس کو آتش جہنم مین جلاؤنگا مین نے پیغمبرؐ سے یہ سنا کہ ہر پیغمبر کا ایک حرم ہے اور میرا حرم مدینہ ہے عیر سے لیکر ثور تک۔ جو شخص اس مین کوئی واقعہ کریگا اُس پر خدا و ملائکہ وناس کی لعنت ہے یہ بیان کرکے یہ صدق فراموش بیان کرتا ہے کہ مین خدا کو گواہ کرتا ہون العیاذ باللہ کہ جناب امیر المومنینؑ نے مدینہ مین اسی قسم کے واقعہ کو واقع کیا۔ جب یہ خبر معویہ کو پہونچی تو اُس نے ابوہریرہ کا بڑا اعزاز واکرام کیا اور صلہ دیا اور مدینہ کا حاکم مقرر کردیا یہ تھا وہ نقد ثمر جو فوراً ایک حدیث کے گڑھ دینے سے حاصل ہوا اور جو اس سے نتیجہ نکالا وہ اُس کے جہنم تک لی جانے کیلیے کافی ہے۔ وہ واقعہ جس کو ابوہریرۃ امیر المومنین علیہ السلام کی جانب منسوب کرنا چاہتا ہے وہ قتل عثمان ہے اور یہ وہی دعوی ہے جس کے ناحق ہونے کیلیے زمانہ گواہی دینے کیلیے تیار ہے چونکہ اس جھوٹ مین معویہ کی ہر حیثیت سے طرفداری تھی اسلیے ابوہریرہ نے طمع دنیا کو دین پر مقدم رکھا۔ اور افترا کرکے فوراً اپنے ایمان فروشی کی قیمت وصول کرلی۔ علماے اہلسنت بھی اس مطلب کے کذب محض ہونے سے واقف ہین اور اہل تشیع کیلیے تو کلام کی اتنی گنجایش ہے جس کے لیے دفتر وفا نہین کرسکتے شرح ابن ابی الحدید مین ہے فاما قول ابی ہریرۃ ان علیاؑ احدث فی المدینۃ فحاش للہ کان علیؑ اتقی للہ من ذلک واللہ لقد نصر عثمان نصرا لو کان المحصور جعفر بن ابیطالب لم یبذل لہ الا مثلہ یعنی ابوہریرہ کا یہ کہنا کہ معاذ اللہ علی علیہ السلام نے مدینہ مین کوئی واقعہ کیا تو حاشا للہ علی سے زیادہ کون متقی ہوگا۔ خدا کی قسم علی علیہ السلام نے

عثمان کی ایسی مدد کی تھی کہ اگر جعفر بن ابیطالب جو آپ کے بھائی تھے وہ بھی کھڑے ہوتے تو اتنی ہی مدد کرتے۔

شیخ ابوجعفر نے بیان کیا ہے کہ ابوہریرۃ مدخول عند شیوخنا غیر مرضی الروایۃ ضربہ عمر بالدرۃ وقال قد اکثرت من الروایۃ واحری بک ان تکون کاذبا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوہریرہ ہمارے شیوخ کے نزدیک اس قابل نہیں کہ اسکی روایت تسلیم کی جائے عمر نے اسکو درہ سے مارا تھا اور کہا تھا کہ تم نے بہت زیادہ روایتیں رسول ؐ سے بیان کی ہیں۔ تم نے رسول پیغمبر پر دروغ بافی کی ہے وروی سفیان الثوری عن منصور بن ابراہیم التیمی قال کانوا لایاخذون عن ابی ہریرۃ الا ما کان من ذکر جنۃ او نار سفیان ثوری نے منصور بن ابراہیم تیمی سے روایت کی ہے کہ لوگ ابوہریرہ کی روایت فقط تذکرہ جنت ونار میں قبول کرلیتے تھے (اسکے علاوہ کسی باب میں کوئی روایت مقبول نہیں ہوتی تھی) خود جناب امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا الا ان اکذب الناس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ابوہریرۃ الدوسی یعنی تمام لوگوں سے زیادہ پیغمبر پر افترا کرنے والا ابوہریرہ دوسی ہے۔ ثابت ہوا کہ جو کچھ ابوہریرہ نے کہا وہ لغو ہے۔ آیندہ انشاء اللہ ہم اسکی زیادہ توضیح کریں گے۔ وہو الموفق۔ فقط

(منقول از رقعہ مجلس امام ۱۳۴۵ھ)

"امت یزید" اس نام کا رسالہ میں دہلی مطبع یوسفی سے بغرض ریویو وصول ہوا ہے جس میں ان تمام اعتراضات کا استیصال ہے جو یزید پرست جماعت فرزند رسولؐ و جگر گوشہ بتول علیہا السلام پر کرتی ہے جوابات اپنی پشت پناہ قرآن اور احادیث کو بنائے ہوے ہیں در حقیقت شجر ملعونہ کی بیخکنی کے لئے یہ وہ مذہبی تیشہ ہے جس پر قرآنی آیات اور احادیث رسولؐ نے صیقل وجلا کی ہے جناب مولوی سید ذاکر حسین صاحب کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ ضرور خریدئے۔

حجم ۹۶ صفحات کاغذ عمدہ اور سفید کتابت وطباعت دلکش ساڑھے پانچ آنے کے ٹکٹ وصول ہونے پر یوسفی پریس دہلی سے مل سکتی ہے۔

سوال

جمیع اہل اسلام سے عموماً اور شیعہ صاحبان جماعت علما سے خصوصاً

زمانہ جاہلیت عرب کا ایک واقعہ

کہتے ہین کہ جب قیس بن عاصم جناب رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوا تو بعض اصحاب نے اُس سے اُس امر کے بابت پوچھا جو زندہ در گور لڑکیون کے متعلق بیان کیا جاتا ہے تو اوس نے کہا کہ میرے یہان کوئی پیدا نہین ہوئی جسے مین نے زندہ در گور نہ کیا ہو۔ پھر اس نے بیان کیا کہ میرے یہان ایک لڑکی اوسوقت پیدا ہوئی جبکہ مین سفر مین تھا اوسکی مان نے اوس لڑکی کو اپنی بہنون کو دیدیا تھا جب مین سفر سے واپس آیا تو اوس سے حمل کے بابت دریافت کیا تو مجھے یہہ خبر دی گئی کہ اس نے ایک مردہ بچہ جنا تھا۔ اور اوس لڑکی کا حال پوشیدہ رکھا حتی کہ کئی سال گذر گئے وہ لڑکی ایک دن اپنی مان سے ملنے آئی اتفاقاً مین بھی آگیا دیکھا کہ لڑکی نے اوس کے بالون کو گوندھ رکھا ہے اور اوس کے گیسوؤن مین موباف ڈال رکھے ہین اور اوس مین کوڑیان پرو رکھی ہین اور یمنی مُہرون کا اوسکو ہار پہنایا ہے مین نے اوس سے پوچھا کہ یہہ لڑکی کس کی ہے اسپر اوسکی مان رونے لگی اور کہنے لگی یہہ تیری بیٹی ہے سو مین اوس سے باز رہا حتی کہ اسکی مان اوس سے غافل ہوگئی تب ایک روز مین اوسے باہر لے گیا اور اوسکے لئے ایک گڑھا کھودا اور لڑکی کو اوس مین ڈال دیا وہ کہہ رہی ہے کہ اے باپ تو کیا کر رہا ہے تجھے اپنے حق کی قسم ہے مجھے چھوڑ دے اور مین اوسپر مٹی ڈالتا رہا وہ یہہ کہتی ہی رہی یہانتک کہ اوسکی آواز منقطع ہوگئی پس یہہ حسرت آج تک میرے دل مین ہے اسپر جناب رسولخدا کے دونون آنکھون سے آنسو بہے اور فرمایا کہ یہہ سنگدلی ہے اور جو شخص رحم نہین کرتا اوسپر رحم نہین کیا جاتا۔

عرب مین قبل بعثت جناب رسولخدا کفر کی حالت مین یہہ رسم جاری تھی کہ اگر کسی کے

لڑکی پیدا ہوئی تو اوسکو زندہ دفن کردیتے تھے تاکہ کسی کا خسر نہ بننا پڑے قوم عرب ایسی باحیا تھی۔
اب سوال یہہ ہے کہ شیعون کے بڑے بوڑھے سوتیلے نانا ابو بکر قحافہ اور منجھلے منچلے عمر بن خطاب اور چھوٹے یعنی عثمان یہہ ہر سہ خلیفہ جی صاحبان کی عمرین نصف سے زاید زمانہ جاہلیت اور کفر کی حالت مین گزری ہین آیا اُن مین سے کسی کے بھی کوئی لڑکی کفر کی حالت مین پیدا ہوئی ہے یا نہین اگر ہوئی ہے تو زندہ دفن بھی کی گئی ہے یا نہین؟

قرآن مجید کے پارہ تیس ۳۰ کی چوتھی سورۂ تکویر کی ساتوین و آٹھوین آیت جس کا ترجمہ یہہ ہے "اور جبکہ زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جاویگا کہ وہ کس گناہ پر ماری گئی تھی" سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسی بے گناہ لڑکیان بروز حشر سامنے عدالت عالیہ خداوندی طلب کی جاینگی جو زندہ دفن کی گیئین ہون گی اور وہ اپنی بے گناہی ظاہر کرکے اپنے اپنے کو جنھون نے زندہ بے گناہ دفن کیا ہوگا بنا بر شہادت طلب کرائینگی تو کیا اس زمرہ اور صف مین شیعون کے سوتیلے نانا صاحبان مندرجہ بالا بھی ہون گے یا نہین؟ کیا کوئی محقق علم اس کا جواب ازروے تاریخ ذریعہ سہیل یمن دیگا؟ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رسم قبیح کو مٹا دیا تھا اگر یہہ کہا جائے کہ حالت کُفر کے گناہ قابل بازپرس نہ ہون گے تو خداوند عالم پھر ایسی بے گناہ لڑکیان جو زندہ دفن کی گیئین کیون طلب فرمائیگا اس لیے کہ وہ لڑکیان زمانہ جاہلیت اور کفر کی حالت مین دفن کی گیئین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام لانے کے بیشتر کے ایسے گناہ بھی قابل سزا ہون گے پس جن جن اصحاب کی عمرین نصف سے زاید کفر کی حالت مین گزرین اون سے کیونکر نہ گناہ سرزد ہوئے ہون گے۔

راقم: سید موالی حسین نقوی النصیرآبادی
از ریاست چھترپور

خدائی تعلیم

وان علیک اللعنۃ الی یوم الدین - ۱۴ ع حجر قیامت تک تجھپر لعنت

مدیر النجم جسکی نحوست آمیز اور دروغ وافتراء سے پر تحریرین النجم کے صفحات پر اکثر بغضا ﷲ رسولہ دکھائی دیتی ہین انکے افسادے تقریباً ہر وہ فرد واقف ہے جس مین ذرا بھی قوت انصاف اور عقل سلیم موجود ہے آپ ہمیشہ اہل تشیع سے اپنی یاوہ گوئی اور ہرزہ درائی کی داد چاہا کیتے ہین نہین چھیڑا کرتے ہین اور ان سے ان باتونکو سننا چاہتے ہین جہانتک آپ کے مبلغ علم کی رسائی نہین۔

چنانچہ رسالہ النجم جو محض آپ کا ذریعہ رزق و وسیلہ اکتساب اور الہ اغواہے ہمیشہ اپنی دریدہ دہنون سے ازماست کہ برماست" کی دوہائی دیاکرتا ہے اور اساس مذہب حقہ جسکی مستحکم و مضبوط بنیاد قرآن کے ساتھ ساتھ ہے اسمین رخنہ اندازی، جو بحمد اللہ محال ہے، کی سعی بلیغ کرتا ہے مگر وابن التراب من ید المتطاول" آپ النجم ۱۲ شعبان ۱۳۴۵ھ مین اپنے گزشتہ سبق کا آموختہ پھر سناتے ہین درانحالیکہ اسی مطلب کو النجم ماہ جمادی الثانی ۱۳۴۳ھ مین لکھ چکے ہین جیساکہ ناظرین کو اس مضمون مین معلوم ہوگا۔ اس نمبر ۶ ۱۳۴۵ھ مین تحریر فرماتے ہین۔

"ہم تو ابوجہل اور ابوطالب جیسے کفار کو برا کہنا بھی عبادت نہین سمجھتے، البتہ شیعون کی فاطمہ نے اپنے خاوند علی کو سخت و سست ضرور کہا اہل سنت کا ایمان تو اس حدیث نبوی پر ہے لاتسبوا اصحابی۔ میرے اصحاب کو سب و شتم مت کرو۔ اگر بقول آپ کے لعنت متبرک لفظ ہے تو ہم بھی دعا کرتے ہین کہ اسکے مشق مین آپ کا ذہن فوارہ لعنت بنارہے"

ملاحظہ ہو حضرت ابوطالب کو ابوجہل کے ساتھ شمار کیا گیاہے یہ ہین کفر پروردہ لوگون کی عبارتین ہین اس سے کوئی شکایت نہین کیونکہ جب پیغمبرون کے آبا کو کافر سمجھا جاتا ہے اور خود حضرت ختم المرسلین کے باپ جناب عبداللہ زمرہ کافرین مین نعوذ باللہ محض اس لیۓ شمار کیۓ جاتے ہین کہ حریم کفر خلفا ہلکا نظر آئے تو امیر المومنین تو وصی رسول تھے اور بغض و جہالت نے انکے باپ

کیسلیے بھی وہی کہلوالیا جو نبی کے باپ کیسلیے کہا جاتا ہے۔

اگر اہلسنت کا ایمان اس حدیث۔ لاتسبوا اصحابی پر ہوتا، تو حضرت عمر خالد بن ولید ابوہریرہ اور حضرت ابوبکر کو گالیان نہ دیتے اور نہ لعنت کرتے کیونکہ یہ لوگ اصحاب تھے۔ اگر اس حدیث پر ایمان ہوتا تو عائشہ ام المومنین حضرت عثمان کو "نعثل" نہ کہتین اور نہ انکے قتل کا فتویٰ دیتین، اگر اس پر ایمان ہوتا تو معاویہ، امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے وہ سلوک نہ کرتا جو اس نے اسّی برس تک کیا کیا امیر المومنین "اصحابی" مین شامل نہ تھے؟ مگر یہ کہو فضیلت قرابت رسول صحابیت پر غالب آرہی ہے لہذا ہم نے کبھی اسکا ذکر ہی نہین کیا کیونکہ افتاب قرابت کے سامنے صحابیت کا چراغ بجھا ہوا نظر آتا ہے۔ پھر اب بتاؤ یا تو یہ لوگ صحابی نہ تھے یا رسول کے اقوال قابل عمل نہ تھے دوسرا پہلو صحیح معلوم ہوتا اسلیئے کہ رسالت پر ایمان ظاہری تھا اور اس کا تقاضا یہ تھا کہ مفید مطلب باتون کی پیروی کیجائے اور حکم نفس و حکم رسول مین جہان بھی مقابلہ ہو احکام نفسانی کو ترجیح دی جاے۔ یو ہین النجم مطبوعہ ماہ جمادی الثانی ۱۳۴۳ھ مین ایک مضمون تحریر فرماتے ہین جسکی سرخی "لعنت پر فخر و ناز" ہے اسمین آپ لکھتے ہین۔

"کسی کو برا بھلا کہنا گالی دینا ایک ایسی چیز ہے کہ کبھی کسی انسان نے کسی مذہب نے اسکو مستحسن نہین قرار دیا ابلیس پر بھی لعنت کرنا کوئی ثواب کا کام نہین نہ کبھی اسکا وظیفہ کسی شریعت نے تعلیم دیا"

اسکے بعد عبد الحکیم صاحب جو مدیر النجم کے بائین بازو ہین "واصحاب الشمال ما اصحاب الشمال" لکھتے ہین کہ جو لوگ لعنت کرتے ہین وہ خود اہل لعنت ہین اس کے مفہوم کے اعتبار سے لعنت ان لوگون پر پلٹتی ہے جو لعنت کرنیوالونکو "اہل لعنت" سمجھتے ہین مجھے نہین معلوم کہ مدیر النجم اور عبد الحکیم کیونکر بچین گے۔

بجا ہے ابلیس پر بھی لعنت کرنا کوئی ثواب کا کام نہین کیونکہ درحقیقت اس لعنت سے کوئی غرض مترتب نہین ہوتی نہ اس لعنت کرنے سے ابلیس کو کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے اور نہ لعنت کرنے والے کو جب ایسا ہے تو وہی لعنت ایک مہمل اور عبث شے ہے اور کسی عاقل کا کام نہین کہ وہ

ایک عبث اور مہمل فعل کا مرتکب ہو۔

خدا کو کیا معلوم تھا (نعوذ باللہ) کہ اسکے عباد مین ایک ایسا بندہ جو عبد الشکور کے نام سے موسوم ہوگا پیدا ہوگا اور حکیم علی الاطلاق پر شیطان اپنے قائد کی طرفداری کرتے ہوے۔ صدور عبث کا الزام لگائے گا ورنہ پروردگار اور بقول حضرات اہلسنت و الجماعۃ اللہ پاک کاہے کو قرآن مجید مین شیطان پر لعنت کی بھرمار کرتا کاہے کو فاعل عبث ہوتا کیونکہ لعنت ایک بری اور بے غرض و نتیجہ چیز ہے

مدیر النجم کو چاہیے کہ قدرت کے مونھ پر (اگر مجسمہ مین سے ہون) تو بڑھکر ہاتھ رکھدین یا تیسری کا تتبع کرتے ہوے قرآن کی ان آیتون کو جلا ڈالین یا اگر میراث مین کوئی بکرا ملا ہو تو اسکو کھلوا دین اگر خدا کے سچے بندے ہین تو اس عبث اور فعل قبیح کو اپنے اللہ پاک سے ہٹائین قرآن کو کیون ان اتہامات کا ماخذ بنائین کاہے کو حافظان قرآن کو حفظ کرتے وقت لعنت بھیجنے کی تکلیف ہو اور وہ کیون اس برائی کے مرتکب ہون اور کیون ایسے ناپاک کلمات زبان پر جاری ہون۔

مولوی صاحب ابلیس کے طرفداری پر کمربستہ ہین اور لعنت کو برا سمجھتے ہین اور اللہ پاک علی الرغم لعنت کے تواتر سے انکا دل جلا رہا ہے مولوی صاحب آپ سنیے ہم ان قرآنی آیات کو لکھتے ہین جن مین ابلیس پر لعنت کی گئی ہے آپکو قسم ہے اس لعنت کرنے والے کو بھی وہی لقب دیدیجیے جو آپکے بھائی۔۔۔۔ زرد۔۔۔۔۔ برادر۔۔۔۔ عبد الحکیم نے اہل تشیع کو عنایت کیا ہے۔ یعنی یہ لوگ (شیعہ) اہل لعنت ہین۔

۱) وان علیک اللعنۃ الی یوم الدین۔ ۱۴ پ ع۔ حجر تجھپر یوم قیامت تک لعنت

۲) لعنہ اللہ وقال لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا۔ ۵ پ ع۔ نساء

۳) وان علیک لعنتی الی یوم الدین۔ ۲۳ پ ع۔ ص

اس خدا کو روکیے جس نے لعنت کو قرآن کا جزء اعظم بنایا ہے اور جس کو آپ عبث اور برا سمجھتے ہین اوسے وہ پاک ذات اچھا اور غیر عبث سمجھتی ہے اور اگر آپکو برا معلوم ہوتا ہے تو پڑھیے اور شیطان کے لیے خدا سے بیزار ہو جائیے اور کہیے۔

دشنام بخالقے کہ عادت باشد خالق معلوم و قدر خالق معلوم

کیونکہ اہل تشیع کے مذہب کو آپ نے محض لعنت ہی کرنے سے برا سمجھا ہے اور یہ شعر تحریر فرمایا اگر

دشنام بہ مذہبے کہ عادت باشد مذہب معلوم و قدر مذہب معلوم

با کچھ تنزل فرماکے یون کہیے۔

دشنام بمصحفے کہ مزبور شدہ است مصحف معلوم و قدر مصحف معلوم

عقل والے اور خصوصًا حضرات شیعہ اسکو اچھی طرح جانتے ہین کہ آپ کیون اسقدر لعنت اور وہ بھی ابلیس ایسے مردود بارگاہ احدیث کی لعنت کو برا اور عبث سمجھتے ہین ہان آپ کے تبعین شاید اسکے نابلد ہون لہذا انکے آگاہ کرنے کیلیے مین اس مطلب کو واضح کردینا ضروری سمجھتا ہون کہ ابلیس جس پر خدا نے لعنت فرمائی ہے اسپر لعنت کرنے سے آپ کا ہے کو چراغ پا اور آتش زیرپا ہوتے ہین۔

بات یہ ہے کہ شیطان پر لعنت جو کچھ بھی کیجاتی ہے وہ خدا کرے یا اسکے بندے وہ ایک نقطہ مشترک کی وجہ سے کہین سے کہین پہونچ جاتی ہے تو گویا ابلیس پر لعنت نہین ہوتی بلکہ ابلیس سے جو مرتبۂ اعظم ہے اُن پر ہوتی ہے چنانچہ اسکی توضیح امام ابوحنیفہ فرماتے ہین اور وہ حضرت صدیق اکبر کے ایمان کے متعلق تحریر فرماتے ہین۔ ان ایمان ابی بکر الصدیق وایمان ابلیس واحد یہ امام ابوحنیفہ کا قول ہے اور غالبًا یہ امام حضرات اہل سنت کے نزدیک مفترض الطاعۃ ہین اب جب ایمان ابلیس اور ایمان حضرت ابوبکر ایک ہوا تو نتیجہ معلوم ہے کہ اسی ایمان کے بدولت ابلیس خدا کی لعنت کا مستحق قرار پایا تھا۔ امام ابوحنیفہ کی اس سنجیدگی کا کیا کہنا جس کے سبب سے انہون نے دونون ایمانون کو گاجر مولی کی طرح تول کے دیکھ لیا اور پلے برابر کے نکلے جب ایک پلے والا خدا کی لعنت کا سزاوار ٹھرا تو اسکے کفو کو خود سمجھ لیجیے مین کچھ نہین کہتا صرف اتنا کہ۔

خموشی معنئے دارد کہ درگفتن نمی آید

خدائی احکام کے نہ ماننے والے کفر و الحاد کے دلدادہ اور خدا و رسول کو اذیت پہونچانیوالے

ہمیشہ لعن کے مستحق ٹھہرے بلکہ ابد الآباد تک یہ طوق انکی گردن میں بہ تبیع فے جید ہا حبل من مسد رہیگا۔ حلقہ بگوشان صحابہ کبار اس گلوگیر زینت سے کیون نعل در آتش ہون اور کاہیکو موے آتش دیدہ کی طرح بل کھائین۔

مذہب اہل تشیع بحمد اللہ تراویح کی طرح کوئی بدعت یا ایجاد یا اختراع سیئہ نہین کرتا بلکہ صراط مستقیم کے چلنے والے ہمیشہ انہین باتون پر عمل پیرا ہوتے رہے جو ان سے پہلے اُنکے ائمہ نے اور اُنسے پہلے انکے رسول اور اس سے پہلے ان کے خدا نے بتائین۔

اگر چشم دل مین تعصب کا سویدا سودائے کفر سے سیاہ نہین تو سمجھو کہ مکتب لعن کا مدرس اول مین اور مدرسہ ملامت کا معلم اول حضرت احدیت ہے اوسکو دولت کا خوف تو تھا نہین کہ وہ بڑونکی برائیون کو چھپاتا اور لعنت کرکے انکا اظہار نہ کرتا بلکہ اس نے تو اپنے کلام مین صریحی طور سے یہ سبق کو رواج دیا ہے آپ چپ رہین مگر ہم تو جس پر بھی خدا اور اسکا رسول لعنت کرے گا (لعنت) کرین گے اور جس کے محبت کا وہ دم بھرے گا ہم بھی دم بھرینگے۔

شاید ابھی جناب نے قرآن مجید حفظ نہین فرمایا یا اسپر نظر نہین ڈالی ورنہ اس طرح کی جسارت کبھی نہ فرماتے مین اُن آیتون کو لکھتا ہون آپ ملاحظہ کرین کہ کہان کہان اور کن کن لوگون پر لعنت کی گئی ہے اگر واقعی مستحق لعن پر لعن کا بھیجنا برا ہے تو کاہیکو خدا نے یہ تعلیم لاریب کتاب مین دی۔

مگر افسوس آپ کسی کی محبت مین کاہیکو دیکھین گے اور شاید اگر دیکھنے کی کوشش بھی کرین تو آپ کو نظر نہ آوے کیونکہ حبک الشئی یعمی ویصم کسی شے کی بھی محبت ہو انسان کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔ چاہے اس "شی" کو شیطان کا مخفف ہی سمجھیے۔

لعنت کا ہار ملعونین کی گردن مین | ولکن لعنھم اللہ بکفرھم فلا یؤمنون الا قلیلا

(۱) یا ایہا الذین آمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوہا فنردہا علی ادبارہا او نلعنھم کما لعنا اصحاب السبت وکان امر اللہ مفعولا۔ ۵ - ع - نساء

ایک دوسرے مقام پر جہاں نقض میثاق کا ذکر اور تحریف اور قسوۃ قلب کا تذکرہ ہے فرماتا ہے فبما نقضہم میثاقہم

لعنٰہم وجعلنا قلوبہم قاسیۃ یحرفون الکلم عن مواضعہ۔ ۶ ع۔ مائدہ۔

اسکا خیال رہے کہ انسان کو نقض میثاق اور تحریف حکم لعنت کا سزاوار بناتی ہے اب آپ خود ہی انطباق فرمالیں اور جن لوگوں نے ایسا کیا ہو ان پر لعنت بھیجے۔ خواہ شکست بیعت رضوان ہی سے مطلب ادا ہوتا ہو یا "فرار عن الزحف" میں ایک اور مقام پر اصحاب جہنم کا تذکرہ کرتے ہوے ارشاد فرمایا ہے۔

قال ادخلوا فی امم قد خلت من قبلکم من الجن والانس فی النار کلما دخلت امۃ لعنت اختہا۔ ۸۔ ۱۱۔ اعراف

ایک چوتھے مقام پر ارشاد فرماتا ہے۔

قل ہل انبئکم بشر من ذلک مثوبۃ عند اللہ من لعنہ اللہ وغضب علیہ وجعل منہم القردۃ والخنازیر۔ ۶۔ مائدہ

پانچویں جگہ اس طرح سے لعنت فرماتا ہے۔

وقالت الیہود ید اللہ مغلولۃ غلت ایدیہم ولعنوا بما قالوا بل یداہ مبسوطتان ۶۔ ۱۳۔ مائدہ۔

یہ نہ خیال ہو کہ محض یہود اس لعنت کے مستحق ہیں نہیں بلکہ ابن تیمیہ کے متبعین بھی "غلت" کے "اغلال" سے مستثنیٰ نہیں۔

ایک چھٹی جگہ پر یوں ارشاد فرماتا ہے۔

ان الذین یرمون المحصنت الغافلات المومنت لعنوا فی الدنیا والاخرۃ ولہم عذاب عظیم۔ ۱۸۔ ۹۔ نور

ساتواں مقام جس میں یوں لعنت فرماتا ہے۔

وقالوا قلوبنا غلف بل لعنہم اللہ بکفرہم فقلیلا ما یومنون۔ ۱۔ ۱۱۔ بقر

کافرین پر لعنت کرتے ہوے ارشاد فرماتا ہے۔

فلما جاءہم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین۔ ۱۔ ۱۱۔ بقر

دلائل حقہ اور منزل من اللہ چیزوں کے چھپانے والوں پر یوں لعنت فرماتا ہے۔

ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والہدیٰ من بعد ما بیناہ للناس فی الکتاب اولئک

یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون۔

تحریف کرنے والے اس لعنت کے ذائقہ سے بھی واقف ہین۔

کافر مرنے والون پر اس طرح لعنت بھیجتا ہے۔

ان الذین کفروا وماتوا وھم کفار اولئک علیھم لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین ۔۲۰۰۳ بقر

ملاحظہ ہو اس آیت مین اپنی ذات کے علاوہ آسمان اور زمین دونون کے باشندون کو شامل کرلیا ہے بلکہ خود انکی طرف سے لعنت بھیج رہا ہے۔

ظالمون پر یون لعنت فرماتا ہے۔

فاذن موذن بینھم ان لعنۃ اللہ علی الظلمین ۔۸۔۱۲۔ اعراف

جھوٹے اور ظالمون پر خود لعنت کرتے ہوے گواہون کی زبانی یون لعنت بھجواتا ہے۔

ویقول الاشھاد ھولاء الذین کذبوا علی ربھم الا لعنۃ اللہ علی الظالمین ۔۱۲۔۲۔ ہود۔

الا لعنۃ اللہ کے انداز نے بتادیا کہ دلمین نہین بلکہ برملا اور باواز بلند تبرا ہو رہا ہے۔

ایک جگہ یون ارشاد فرماتا ہے۔

واتبعوا فی ہذہ الدنیا لعنۃ ویوم القیامۃ ۱۲۔۴۔ ہود

اور کچھ بڑہا کے فرماتا ہے۔

واتبعوا فی ہذہ لعنۃ ویوم القیامۃ بئس الرفد المرفود۔ ۱۲۔۹۔ ہود۔

اور سنیئے۔ واتبعنھم فی ہذہ الدنیا لعنۃ ویوم القیامۃ من المقبوحین ۔۲۰۔۷۔ قصص۔

ان تینون آیتون سے ذیل کی باتین معلوم ہوئین۔

(۱) لعنت خدا نے خود کی خود سکھائی اور اسنے خود کسی کے پیچھے لگادی لہذا اس سے پیچھا چھڑانے کی کوشش بیکار جیسا کہ اتبعنھم بتاتا ہے۔

(۲) اس دنیا مین لعنت اگر بقول آپکے برا سمجھ کے بند کردیجاے اور نہو تو لعنت دنیاوی کا ثبوت کہان حالانکہ آیت کہتی ہے "واتبعوا فی ہذہ الدنیا لعنۃ" پھر بتایئے آپ لعنت ترک کراکے قرانی ایات کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتے ہین یا کچھ اور مطلب ہے؟

(۳) ہر جگہ لعنت کا فاعل خود بنا ہے یہان فعل بصیغہ مجہول لایا ہے معلوم ہے کہ اس "لعنت" کے فاعل کچھ اسی کے سکھائے ہوئے ہونگے "اتبعوا" کو دیکھو اور غور سے معنون کو سمجھو۔

نقض میثاق و عہود و قطع امر خدا اور افساد کرنے والون پر یون لعنت فرماتا ہے۔

والذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک لہم اللعنۃ ولہم سوء الدار"

"لعنت اور سوء دار" کی تقسیم بتاتی ہے کہ ایک دنیا کیلئے اور دوسرا عذاب آخرت کیلئے ہے۔

بیعت کے عہد کو توڑنے والے اور زمین پر فساد برپا کرنے والون کیلئے یہان لہم اللعنۃ فرمایا علیہم نہین کہا اسکا لطف آپ خوب لین گے احد والے جو عہد خدا پر قائم نہ تھے انکے لیے یہ ایک اچھا [illegible] ہے۔

ظالمین پر عذر گناہ بدتر از گناہ کے مقام مین یون لعنت فرماتا ہے۔

یوم لا ینفع الظالمین معذرتہم ولہم اللعنۃ ولہم سوء الدار ۴۲ - ۱۱ مومن

ایک مقام پر جھوٹون کے محض امکان کذب پر لعنت کرتا ہے۔

والخامسۃ ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکاذبین - ۱۸ - ۷ نور۔

ایک اور لعنت سنتے جائے کسی مومن کے قتل عمد پر جناب احدیت ارشاد فرماتا ہے۔

ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاوہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما - ۵ - ۱۰ نساء

منافقین پر لعنت کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے اور غالباً آپ کی برافروختگی کی وجہ یہی ہو ورنہ لعنت سے یہ خفگی کیسی جس چیز نے ستم ڈھایا ہے وہ نفاق کا اشتراک ہے۔

وعد اللہ المنفقین والمنفقت والکفار نار جہنم خالدین ہی حسبہم ولعنہم اللہ ولہم عذاب مقیم - ۱۰ - ۱۵ توبہ

یہ ہین وہ آیتین کا فرین وغیرہم پر لعنت کرنے کا تہیا کئے ہوئے ہین۔

اولئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم واعمی ابصارہم - ۲۶ - ۷ - محمد۔

وغضب اللہ علیہم ولعنہم واعد لہم جہنم وساءت مصیرا - ۲۶ - ۹ - فتح۔

ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا ۲۲-۵-احزاب۔

یوہین یہ آیت جو آپکے اسلاف کی مایہ ناز ہے اور جسکی نص آپ کو لعنت کے مفہوم و لفظ دونون کے مٹانے کیلیے آمادہ کر رہی ہے جسے الحق سمجھتے ہین شیعون کی تبرا بازی کی بسم اللہ اسی آیت نے کی ہے اور خدا کی تاسی انھین آیات نے سکھائی، ہماری راے تو یہ ہے کہ اس آیت کو چھیل ڈالیے کیونکہ مفسرین جب بھی اسکی تفسیر کرینگے آپکے اسلاف کو کہے بغیر نہ رہینگے سنیے وہ آیت یہ ہے۔

وما جعلنا الرویا التی اریناک الا فتنۃ للناس والشجرۃ الملعونۃ فی القرآن ونخوفہم فما یزیدہم الا طغیانا کبیرا ۱۵-۶-بنی اسرائیل۔

غور کرو تو تمھین اس خاندان مین کی کسی فرد کا نام بھی ملجائیگا جو خاندان شجرہ ملعونہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یوہین خدا اور رسول کی اذیت رسانی انسان کو قابل لعنت ٹھہراتی ہے اور خدا اسپر لعنت فرماتا ہے۔

ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرہ واعد لہم عذابا مہینا ۲۲-۴-احزاب

اس آیت کے پڑھنے کے بعد دل چاہے گا تو یہ حدیث بھی اپنی کتابون مین دیکھ لینا فاطمۃ بضعۃ منی فمن اذاہا فقد اذانی اور اس حدیث کے دیکھنے کے بعد جا ہے تمسے نہ دیکھا جاے مگر طوعا و کرہا کتاب الامامۃ والسیاسہ، اور ابو الفدا، اور خلیفہ اول کی مرتے وقت کی وصیتین اور آرزوین طبری وغیرہ مین سے ضرور دیکھ لینا اسکے بعد نتیجہ نکل آئیگا اور تم سمجھ جاوگے کہ اس حرفی کہنے والون مین ہمارا شریک کون کون ہے اگر وحدہ لا شریک بھی ہے تو تم بھی کہنے لگنا کیونکہ تم بھی اسکے بندون مین ہو۔ اور یہ مصرعہ پڑھتے جانا، این ہم اندر عاشقی بالاے غمہاے دگر، اب ذرا اپنے بھائی عبد الحکیم سے بھی کہدو کہ للہ ان تمام آیات کو دیکھنے کے بعد وہی لقب اللہ پاک کیلیے بھی استعمال کردو جو تمنے مذہب اہل تشیع کیلیے تجویز کیا ہے۔ اور اب یہ شعر پڑھو تو زیادہ لطف آئیگا۔

دشنام بجائے کہ عادت گردد — خالق معلوم و قدر خالق معلوم

اگر اتنی قرانی لعنتون سے آپ کی سیری ہو گئی ہو تو خیر ورنہ آپ کے طلب پر اور لعنتین حاضر کی جائین گی۔

ان کنت ریحا فقد لاقیت اعصارا

ہوا کو شدید آندھی (بگولے) سے سابقہ پڑا۔

اچھا اب ملاحظہ ہو جو بحث ابتک تھی وہ یہ تھی کہ ہم اوسی فعل کے مرتکب ہین جو فعل کہ خدا اپنی جانب منسوب کر چکا ہے اب مین مولوی عبد الحکیم کی تاسی کرتے ہوے یہ کہونگا کہ جو لعان ہو وہ اہل لعنت ہے کیونکہ مولوی صاحب کا یہی عقیدہ ہے اور یہ لقب آپ سے دے چکے ہین اب اگر مین کسی کو لعان آپ کی کتابون سے ثابت کردون تو مہربانی فرما کے اسے اہل لعنت سمجھے اور اسکو بھی اہل تشیع کی طرح یہ لقب عنایت کیجیے ہم آپ ہم آواز ہو جائین تو کیا کہنا، لعنت تو وہ شے ہے کہ (ہم نہ چھوڑینگے کیے جائین گے)۔

سب سے پہلے خلیفہ اول کی لعنت سنیئے اور مشکوۃ شریف کو روئے اور مولوی عبد الحکیم سے یہ لقب لیکے انھین عنایت کیجیے اور کہئیے "اہل لعنت" پھر ہم بھی آپ کے پیچھے ہولین گے۔

عن عائشہ قالت مر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بابی بکر وہو یلعن بعض رقیقہ فقال لعانین وصدیقین کلا ورب الکعبہ الخ مشکوۃ صفحہ ۳۵۴	حضرت عائشہ کہتی کہ ایک روز باباجان اپنے بعض نوکرون کے لعنت ملامت مین مشغول تھے کہ رسول اللہ پہونچے اور فرمایا کہ صدیق کہین لعان ہو سکتا ہے خدا کی قسم کبھی نہین۔

آپ تو فرماتے تھے کہ لعنت کرنا کسی مذہب مین روا نہین یہ آپ کے پیر کیا کر رہے ہین انکو طفل مکتب بنائے اور سمجھائیے کہ چپ رہو ورنہ بھائی عبد الحکیم اہل لعنت کا خطاب دینگے اور شیعون کو جسارت ہو گی۔

لیجیے اس حدیث صحیح سے صدیقیت پر بھی روشنی پڑی ایک تو رسول کا فرمانا دوسرے قسم سے

موکد فرما کے کہنا بتاتا ہے کہ صدیق فقط نام کے تھے۔

یہ تو آپکے بڑے خلیفہ کا حال تھا اب ام المومنین صدیقہ کی طراری ملاحظہ ہو آپنے میراث مین باپ سے لعن و فحش وصول کرکے چھوڑا چنانچہ صحیح بخاری مین یہ حدیث موجود ہے ملاحظہ کیجیے اور انکے لعنت سنکے انکو بھی "اہل لعنت" کا لقب دیدیجیے چشم ما روشن دل ما شاد، دو فردین تو مینے اس لقب کیلیے ڈھونڈھ دین اور دعا یہ ہے کہ بیش باد" اور لطف یہ ہے کہ خود ہی راویہ بھی ہین۔

عن عائشہ زوج النبی قالت دخل رہط من الیہود علے رسول اللہ فقالوا السلام علیکم فقلت علیکم السام۔

حضرت عائشہ کہتی ہین کہ ایک قبیلہ یہود کا رسول کے پاس آیا اور اسنے کہا "السلام علیکم" تم پر سلامتی ہو تو مینے جواب مین کہا "وعلیکم السام" تم کو ہمیشہ تکلیفات سے سابقہ ہے یعنی مینے کوسا

دوسری حدیث مین۔

قالت دخل رہط من الیہود فقالوا السلام علیکم فقلت علیکم ولعنکم اللہ وغضب اللہ علیکم فقال رسول اللہ مہلاً یا عائشہ علیک بالرفق وایاک والفحش۔

دوسری حدیث بھی انہین سے مروی ہے اس مین کوسنے مین اتنا اضافہ ہے کہ خدا تم پر لعنت کرے اور اپنا غضب نازل کرے" رسول نے سنکے کہا عائشہ ہوش مین آؤ ٹھہرو نرمی سے کام لو فحش نہ بکو۔

سبحان اللہ حضرت ابوبکر کی کنواری صاحبزادی کا کیا اخلاق تھا کہ وہ تو سلام کرین اور یہ فحش اڑائین، ایک نبی کی زوجہ کیا ایسی ہی ہونی چاہیے کیا اسی زبان پر حضرات اہلسنت صدیقہ کا لقب دیتے ہین، اگر کوئی غیر مسلم کہے کہ رسول کا اخلاق تو وہ تھا کہ کافرین بھی مدح تھے یہ انکی بی بی کا کیسا اخلاق تھا کیا صحبت نے بھی کوئی اثر نہ کیا تو سوا ہین ہین کے کوئی جواب نہین۔

لیجیے حضرت عائشہ کی لعنت بھی ثابت ہے مولوی عبدالحکیم سے کہیے کہ آپ انہین کیا لقب دینگے اہلبیت مین شمار کرینگے یا اہل لعنت فرمائینگے۔

صدیقہ کہ عادتش بود لعنت و فحش　　بگذر ز صداقتش صداقت معلوم

ارلبط حمیر کا نہا مستنفرہ

(اپنی گدھی کو باندھو بھڑکتی ہے) (عرب کی مثل)

آپ تحریر فرماتے ہین۔

"بیشک ہم خدا کی مدد پر بھروسہ کرکے اس بات کو روز روشن کی طرح دکھادینگے کہ جس چیز کو انکا مذہب اتنی بڑی عبادت قرار دیتاہے کہ دن رات اٹھتے بیٹھتے یہی وظیفہ انکے یہان ہے وہ چیز عقل و نقل دونون کے خلاف ہے شریعت اسلامیہ اسکو بدترین جرائم قرار دیتی ہے خصوصًا قرآن کریم جو تکمیل مکارم اخلاق اور تعلیم محاسن و فضائل کیلیے آیاہے اس فعل زشت کو قطعًا روکتاہے"

آپ کی بلدست و پائی اور ابدی مغلوبیت آپ کو کبھی بھی اس کیلیے آمادہ نہ کرسکے گی کہ آپ جس چیز کا دعوی فرماتے ہین اُسے روز روشن کی طرح دکھادین، پہلے آپ روز روشن کو خود تو دیکھ لیجیے، پھر یہ دعوی باطل کی ہمہ خیزیان اچھی بھی معلوم ہونگی۔

اسکو مانتا ہون کہ قرآن مجید تکمیل اخلاق کیلیے آیا ہے مگر اسکے ساتھ ہی ساتھ اسکو بھی مانیئے کہ مستحق لعنت پر لعنت کرنا خوش خلقی اور نہ لعنت کرنا بد خلقی ہے۔ اسکو بھی مانتا ہون کہ کلام مجید تعلیم محاسن و فضائل کیلیے اترا ہے پھر آپ ہی بتائی اتنی لعنتین جو خدا نے کین اور آپ نے سنین یہ تعلیم محاسن و فضائل کرتی ہین یا تعلیم معائب و مثالب ہین ہذا قد خرج من فیک و حل فی استک (عرب کی مثل)

اڈیٹر الواعظ کو کیون ہمت دلائے سہیل کے تابان اور خیرہ کن شعاعون سے نگاہین چار کیجیے، آپ کو اپنے چار یار کی قسم بغیر ثابت کیے ہوے نہ مانیئے گا۔

کل کلب بابہ نباح

(کتا بھی اپنے دروازہ پر شیر ہوتا ہے) (عرب کی مثل)

اپنے جاہل بزرگون اور لاالعقل مریدون کو گھر پر بیٹھ کے جو چاہے سمجھا لیجیے مگر عقل والون کے سامنے اس طرح کی باتین نہ کیا کیجیے ورنہ دنیا ہنسیگی اور آپ کے مذہب کا راز طشت از بام ہوگا۔

اچھا یہ تو آپ کے نزدیک مسلم ہے کہ لعنت بدتر چیز ہے اور محض مذہب شیعی اسکو عبادت سمجھتا ہے۔ ورنہ کسی کافر کو بھی اس طرح سے نہ یاد کرنا چاہیے۔ مگر افسوس ہے کہ یہ بات آپ کو مدتون کے بعد معلوم ہوئی کاش اسی وقت اسکا لحاظ کیا ہوتا جب آپکے مذہب کی نیو پڑی اور اہل سنۃ والجماعۃ کا لقب دنیا والون کے کانون مین سنائی دینے لگا جسکی بنا محض لعنت پر ہوی اور جسکی نشو و نما صرف فضائے سب و شتم مین ہوئی تاریخین ملاحظہ کیجیے تو آپکو معلوم ہو کہ اہل لعنت کون لوگ تھے اور ہیں پڑھیے۔

"دشنام بد ہے کہ طاعت باشد مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم"

البادی اظلم

یہ بات دنیا پر ظاہر ہے کہ مذہب اہلسنت کا ظہور معویہ کی عہد سلطنت مین ہوا اسکے قبل دنیا مین اس فرقہ کا پتہ نہ تھا چنانچہ اہل سنت کی کتابون سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ سنہ ۴۱ھ مین اُنلوگون کا ظہور ہوا و فی سنۃ احدی و اربعین فسمی عام الجماعۃ لان الامۃ اجتمعت فیہا بعد الفرقۃ علی امام واحد۔ حیوۃ الحیوان ومیری جلد ۱ ص ۴۷ تاریخ الخلفاء ص ۹۴

یہی مذہب جسکا ظہور سنہ مذکور مین ہوا اہل لعنت کہے جانیکا مستحق ہے کیونکہ اس مذہب سے اسی برس تک غالب کل غالب امیر المومنین علی بن ابیطالب پر شتم و سب اپنا وطیرہ قرار دیا تھا اور خدا ان لعنت کرنے والون پر لعنت کر رہا تھا اور کرتا رہیگا اور شیعہ گروہ بھی اپنے خدا کا ساتھ دیگا اور دیتا رہا ہے چنانچہ اس آیت والذین یوذون المومنین کے تفسیر مین معالم التنزیل کے صفحہ ۲۴ اور بیضادی کے صفحہ ۶ پر یون تحریر ہے قال مقاتل نزلت فی علی کانوا یوذونہ ویشتمونہ معالم التنزیل۔ انما نزلت فی المنافقین یوذون علیا۔ اب ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۲ ملاحظہ کیجیے وعن ابی بکر بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ عن ابیہ قال جاء رجل من اہل الشام فسب علیا عند ابن عباس فغضبہ ابن عباس وقال عدو اللہ اذیت رسول اللہ ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا لو کان رسول اللہ

لاذیتہ۔ دیکھیے جناب ابن عباس رحمہ اللہ نے لعنت کی اور مستحق لعنت پر لعنت بھیجی کیا انکے لیئے کوئی لقب آپ تجویز کرینگے کیا انکو آپ عقل سے خارج جانتے ہین۔

اب فرق دشمن و دوست کا ملاحظہ ہو حضرت ابن عباس اس سب و شتم کو سنکر خود بھی اس ملعون پر لعنت کرنے لگے اور اس لعنت بھیجنے کو برا نہین سمجھا مگر آپ والے ہمیشہ امیر المومنین کی سب و شتم پر خاموش رہے اس کے معنے یہ تھے کہ وہ اس امر پر راضی تھے۔

اہل لعنت کے متعلق ایک دوسری روایت۔

فکان معویۃ وعمالہ یدعون لعثمان فی الخطبۃ	معاویہ اور اسکے عمال خطبہ جمعہ مین عثمان کا نام لیتے
یوم الجمعۃ ویسبون علیا و لما کان المغیرۃ	تھے اور انکے لیئے طالب رحمت ہوتے تھے اور امیر المومنین
متولی الکوفۃ کان یفعل ذلک طاعۃ لمعاویۃ	کو گالیان دیتے تھے، مغیرہ بن شعبہ جب والی مدینہ ہوا تو اسنے
فکان یقوم حجر و جماعت معہ فیردون علیہ	گالیون کا رواج معاویہ کی اطاعت کیلیے جاری کیا جناب
سبہ لعلی فلما ولی زیاد دعی لعثمان وسب علیا	حجر اور آپکے اصحاب ان گالیون کو اسی پر پلٹاتے تھے
تاریخ ابو الفدا صفحہ ۱۹۶	جب زیاد ملعون عامل ہوا تو اس نے بھی یہ رسم جاری رکھی۔

اور ایک دوسری روایت۔

ونقل ابن اثیر ان معاویۃ کان اذا قنت سب علیا	ابن اثیر نے لکھا ہے کہ معاویہ جب قنوت پڑہتا تھا علی ابن
وابن عباس والحسن والحسین والاشتر۔	عباس حسن حسین اور جناب اشتر علیہم السلام پر لعنت کرتا تھا

اب آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ اہل لعنت کون لوگ ہین اور قابل لعنت کون لوگ ہین مگر افسوس ہے کہ نہ آپ کو سجھائی دیتا ہے نہ سنائی دیتا ہے اولئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم واعمی ابصارہم۔

جب آپ لعنت کرنیوالون کو اہل لعنت سمجھتے ہین تو کاش آپ اس گروہ پر بھی لعنت کرین جسکا ذکر گزرا اور جو اس اعتبار سے بقول آپ کے اہل لعنت ہین آپ پوشیدہ طور سے لعنت کرتے ہین اور ہماری برملا لعنت پر خفا ہوتے ہین۔

ملعونین رسول رسول اللہ نے جن لوگون پر لعنت کی ہے وہ ذیل کے اسماء ہین مولوی عبدالحکیم صاحب سے

رسول اللہ کیلئے بھی کوئی لقب منگوا لیجیے گا۔

"ابوسفیان، سہیل بن عمرو، عمرو بن العاص، ابی الاعور اسلمی، حکم بن عاص، مروان بن حکم، معویہ، عمرو بن العاص، حبیب، عبدالرحمن بن خالد، ضحاک بن یزید، بسر بن ارطاۃ، ابوموسیٰ،

عن حکیم بن یحیی قال کنت جالسا مع عمار فجاء ابوموسی	ابوموسی سے جناب عمار نے کہا کہ میں نے رسول کو تم پر لعنت کرتے
فقال لہ عمار انی سمعت رسول اللہ یلعنک لیلۃ الجمل	ہوئے سنا اس نے کہا کہ میرے لیے استغفار بھی فرمائی تھیں
قال انہ استغفر لی قال عمار قد شہدت اللعن ولم	جناب عمار نے کہا کہ میں لعنت کی گواہی دیتا ہوں مگر استغفار کی
اشہد الاستغفار لالی مصنوعہ سیوطی جلد اول صفحہ ۲۲۲	نہیں کیونکہ وہ میرے سامنے نہیں ہوا۔

خلیفہ ثانی کو بھی یہ لقب عنایت کیجیے اور مستحق لعنت بنائے کیونکہ انہوں نے بھی لعنت کی اور خالد بن ولید کو ملعون ٹھہرایا جب سے مالک بن نویرہ کو قتل کیا تھا۔

خلیفہ زادہ عبداللہ ابن عمر کو بھی یہ لقب دیجئے کیونکہ آپنے تین لعنتیں بلال پر کی ہیں جسکو بن عبداللہ نے یوں لکھا ہے بلال بن عبداللہ بن عمر ان اباہ عبداللہ بن عمر قال یوما قال رسول اللہ لا تمنعوا النساء حظوظہن من المساجد فقلت اما انا فسامنع اہلی فمن شاء فلیسرح اہلہ فالتفت الی وقال لعنک اللہ لعنک اللہ لعنک اللہ۔

آپکے اسلاف میں ابوسفیان اور ہند بنت عتبہ جنکی عفت عرب و ہند میں مشہور ہے بزبانی حسان بن ثابت ملعون ہیں صرف ملعون ہی نہیں بلکہ وہ تو مغلظات سناتے ہیں جو گالیوں سے کہیں زیادہ ہے۔ چنانچہ یہ مطلع یاد رکھنے کے قابل ہے۔ حسان بن ثابت:۔

لعن الالہ و زوجہا معہا ہند الہنود طویلۃ البظر

خدا لعنت کرے ہند کافرہ پر اور اسکے زوج ابوسفیان پر ہند کیلئے "طویلۃ البظر" کا استعمال ہند کی آوارگی کی بین دلیل ہے میں اس لفظ کا ترجمہ فحش ہونے کی وجہ سے ترک کرتا ہوں امید ہے کہ ناظرین لغت کی طرف رجوع فرمائینگے۔

اب اگر یہ مغلظات اور یہ لعنتیں اسلامی تہذیب کے خلاف تھیں تو رسول سے

اپنے شاعر کو روکا کیون نہین بلکہ سُن کے داد مرحمت فرمائی۔ اور آج تک وہ حسان کے دیوان مین موجود ہے۔

نتیجہ معلوم ہوا کہ مستحق لعن پر لعن کرنا اور اعداے خدا کا سب وشتم کرنا نہ صرف تہذیب اسلامی ہے بلکہ تعلیم قرآنی ہے اور رسول اس پر عامل تھا اور جو لوگ اسکے منکر ہین وہ مدیر النجم کی طرح آیات قرآنی کے منکر ہین۔

عروس ادب

ہمارے محترم دوست جناب ہوش بلگرامی کی ادبی کاوشون کا نتیجہ ہے یہ کتاب گزشتہ ماہ مین مجھے اسوقت ملی جب سہیل چھپکر شایع ہو چکا تھا جسکی وجہ سے مین کوئی ریویو عروس ادب پر نہ کر سکا، غالبًا میری یہ معذرت اس تاخیر کی جوابدہ ہو سکے، حضرت ہوش کا شمار ملک کے ان ادیبون مین ہے جنکا زور قلم مسلم اور مانا ہوا ہے۔ عروس ادب آپ کے ان مضامین پاشان کا نام ہے جنھون نے اتفاق دہر سے باوجود پریشانی مصنف ایک اجتماعی صورت اختیار کر لی ہے اسمین ممدوح نے چند ابواب قائم کیے اور ہر باب کے تحت مین متعدد مضامین ہین، کچھ اخلاقیات کے زیر اثر ہین کچھ ادبیات و تاریخ کے اور کچھ سیاسیات سے متعلق ہین، ہر مضمون اپنے انداز اور طرز ادا مین نیا اور دلکش ہے مجھے تو تعجب ہے کہ ہوش، جو اڑنے کے سوا جنکے کا نام نہین لیتے انکو اتنی فرصت کیسے ملی کہ وہ اپنی توجہ ادھر بھی مبذول کرین اور ادبی دنیا مین ایک ممتاز اضافہ فرمائین۔ درحقیقت عروس ادب مین ہوش کے تخیل نے چار چاند لگا دیے ہین اور انکی سلاست وذہانت نے اسے صوری ومعنوی زیورات سے آراستہ کر دیا ہے، ہر مطلب کا طرز ادا جدید اسلوب نگارش دلکش اور طریقہ بیان بے حد دلچسپ ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ یہ کتاب دنیاے ادب کی ہر فرد سے خراج تحسین لے کے چھوڑیگی۔ یہ کتاب ۲۲۴ صفحون پر ختم ہوتی ہے طباعت وکتابت نہایت جاذب ہے باوجود ان تمام باتون کے قیمت کسی کیلیے بھی بار خاطر نہین ہو سکتی جو تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے۔

"ساحل بلگرامی نفیس منزل لکھنؤ سے طلب کیجیے"

قوام مشکی طبّی

تمباکو کے خالص ست مین خوشبودار اجزا شامل کر کے قوام تیار کیا جاتا ہے۔ اسکا جزو اعظم مشک و
عفران و خوش ذائقہ اجزا ہین۔ قوام تمباکو مین جسقدر اجزا شامل کئے جاتے ہین انکی تاثیر گرم ہوتی ہے۔ لہٰذا مسالون
کی تاثیر اور تمباکو کے مزاج کو معتدل بنانے کیلئے اصول طب کے لحاظ سے مصلح اجزا شامل کئے گئے ہین۔ تاکہ تمباکو اور
مسالونکی حدت مین کمی ہوجائے۔ پان کے ساتھ ذرا سا قوام کھانیسے پان نہایت لذیذ و خوش ذائقہ و خوشبودار ہوجاتا ہے نہایت
مقوی و مفرح دل و دماغ ہے۔ اور پان ختم ہونے پر مشک زعفران وغیرہ کی خوشبو اور تمباکو کا مزہ باقی رہتا ہے۔
ہی قوام تمباکو سے بڑھکر پان خوش ذائقہ بنانے والی کوئی چیز نہین ہے بڑے بڑے راجہ مہاراجہ رؤسا و شرفا اسکی
قدر کررہے ہین۔ اگر آپنے کبھی بطور آزمائش بھی ہمارے یہان سے قوام مشکی طبی منگوالیا تو پھر اسکی خوبیان مجبور کرینگی کہ
آپ ہمیشہ اسی طبی قوام کو استعمال کرین۔ قیمت فی تولہ عہ ۵ تولہ کی خریداری پر محصولڈاک معاف

ملنے کا پتہ

فدا اینڈ کو، فدا بلڈنگ، وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ

سہیل یمن نمبر ۱ جلد ۱

اگر کوئی صاحب بیچنا چاہین تو ہم اُسکے واسطے آٹھ آنہ کے ٹکٹ حاضر خدمت کرنے کیلئے تیار ہین

الکاظم

تاریخ امام موسی کاظم علیہ السلام ۶؍

ہدم الاساس۔ تحقیق جدید قرطاس ۵؍

تشریح الاحکام۔ شرح میراث شرائع الاسلام عہ

شیعہ سنی کے مناظرہ پر تحقیقی نظر ۶؍

سہیل یمن جلد اول

کی اگر ضرورت ہو اور یمنی مجاہدات کے دیکھنے کی خواہش ہو تو دفتر سے طلب کیجئے

مجلد چار روپیہ للعہ

غیر مجلد ۳؍

محصول بذمہ خریدار

مینیجر سہیل یمن وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

ہمدردان ملت!!

نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

آپکا قومی پریس ہی شیعوں مین پہلا پریس ہی جسنے پانچ سال مین یہ حیرت انگیز ترقی کی ہی جسکا سبب صرف خط کی پاکیزگی چھپائی کی نفاست اجرت مین کفایت وعدہ کی پابندی ہی آپکا قومی فرض ہی کہ اس پریس کو یاد رکھے

کام کی زیادتی کیوجہ سے پریس نے برقی مشین خریدلی ہی جسکی وجہ سے کام جلد سے جلد اور بہتر سے بہتر انجام پاتا ہے

نقل تحریر سرکار شریعتمدار حجۃ الاسلام مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ دام برکاتہم

نظامی پریس کا کام مجھے بیحد پسند ہی اسی لیے مین اپنی کتابین یہان چھپوایا کرتا ہون خط اور چھپائی دونون قابل قدر ہین ۔ نجم الحسن عفی عنہ

مختصر فہرست مطبوعات نظامی پریس لکھنؤ

حمائل شریف لاکٹ تعویذی
عرض پون انچ طول سوا انچ۔ وزن
مع ڈبیہ (خالص چاندی) بچون کے
گلے مین ڈالنے کیلئے نہایت موزون
ومحافظ بلیات مع ڈبیہ چاندی عہ
حمائل شریف ترجمہ مولانا فرمان علی
مجلد سے غیر مجلد صہ
معراج الکلام مجموعہ مراثی جناب
اوج مرحوم عہ
مثنوی ضمیمہ نور مولوی ظہیر حسن صاحب عمر

آیات محکمات جواب آیات بینات
(از مولوی سید امیر حسن صاحب)
برادر حقیقی مصنف کتاب آیات بینات
روزمرہ سلیس اردو مین نہایت مہذب
طریقہ سے جواب دیا ہے اسپر طباعت
کی عمدگی نے چار چاند لگا دیے ہین
مجلد ے غیر مجلد صہ
تنقیح محشر لسان الہند جناب محشر لکھنوی
کے قصائد مدح ائمہ کا مجموعہ عہ
زمزمۃ الحجاج ۔ ۸ر

بزم ایران مولفہ جناب آقا سید محمد
طباطبائی الیزدی (فارسی) علم
حاضر جوابی وبدیہہ گوئی مین بینظیر
ہے ۳۴ جزو ۵۵ پونڈ کاغذ پر اسقدر عمدہ
طبع ہوئی ہی کہ ایڈیٹر رسالہ خیابان نے لکھا
ہی کہ شاید ہندوستان مین اس سے بہتر کتاب
نہ چھپی ہو غیر مجلد ے مجلد
تاریخ الاسماء تاریخی نام بنانیکی کتاب
سفرنامہ قسطنطنیہ عراق ایران از جناب
سید حسن عسکری صاحب بی اے ڈپٹی کلکٹر

جملہ خط وکتابت بنام محمد جواد پروپرائٹر نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ ہونی چاہیے

باہتمام محمد جواد نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ مین چھپا اور سید نواب علی اڈیٹر وپبلشر نے دفتر سہیل [illegible] سے شائع کیا